الخلیفۃ المہدی
فی الاحادیث الصحیحۃ

تالیف لطیف

المحدث النبیل والمجاہد الجلیل شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ



تقدیم، تعلیق، تحشیہ



مولانا حبیب الرحمن صاحب قاسمی استاذ دارالعلوم دیوبند





الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وخاتم النبیین وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین ۔ اما بعد !

قیامت ایک امر غیبی ہے جس کا حقیقی علم بجز خدائے عالم الغیب کے کسی کو نہیں ہے قرآن مجید ناطق ہے "اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ" اللہ تعالیٰ ہی کو قیامت کا علم ہے۔ ایک دوسرے موقع پر ارشاد الٰہی ہے "یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ السَّاعَۃِ اَیَّانَ مُرْسٰھَا ۔ فِیْمَ اَنْتَ مِنْ ذِکْرٰھَا ۔ اِلٰی رَبِّکَ مُنْتَھٰھَا" آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں وہ کب آئے گی۔ آپ کو اس کے ذکر سے کیا کام اس کے علم کا منتہیٰ تو آپ کے رب کے پاس ہے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے بھی یہی ثابت ہے کہ قیامت کے وقوع کا علم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نہیں تھا۔ حدیث جبرئیل میں ہے۔ فاخبرنی عن الساعۃ ؟ قال ما المسئول عنہا باعلم من السائل " (مشکوٰۃ ج۱ ص۱۱) حضرت جبرئیل علیہ السلام نے چوتھا سوال کیا اچھا مجھے قیامت کے وقت وقوع کی خبر دیجیے ؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں اپنی لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ اسکے بارے میں مسئول (پوچھا جانے والا) سائل (پوچھنے والے) سے زیادہ نہیں جانتا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے وقت وقوع کے نہ جاننے میں ہم دونوں برابر ہیں۔

البتہ اس کی کچھ علامتیں ہیں جنھیں بطور پیشین گوئی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے۔ ان میں بعض علامتیں صغریٰ یعنی چھوٹی علامتیں کہلاتی ہیں جو معمول وعادت کے مطابق ظہور پذیر ہوتی رہیں گی۔ ان کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے۔ مثلاً حدیث جبریل ہی میں پانچویں سوال کے جواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی جن علامتوں کا ذکر کیا ہے وہ علامت صغریٰ ہی کے قبیل سے ہیں۔ حدیث پاک کے الفاظ یہ ہیں:

" قال فاخبرنی من اماراتھا اس کی کچھ علامتیں بتایئے قال ان تلد الامۃ ربتھا وان تری الحفاۃ العراۃ العالۃ رعاء الشاء یتطاولون فی البنیان " لونڈیاں اپنی مالکہ کو جننے لگیں یعنی لڑکیاں اپنی ماؤں پر حکم چلانے لگیں" اور ننگے پیر، ننگے بدن "تنگدست بکریوں کے چرواہوں کو تو دیکھے کہ عالی شان مکانات پر شیخی بگھارتے ہیں تو سمجھ لو کہ اب قیامت کا زمانہ قریب آگیا ہے۔

اسی طرح رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل فرمان میں جن علامتوں کا ذکر ہے ان کا تعلق بھی علامت

صغریٰ سے ہے۔ ان من اشراط الساعۃ ان یقل العلم ویکثر الجھل ویفشو الزنا ویشرب الخمر ویقل الرجال ویکثر النساء حتی یکون لخمسین امراۃ القیم الواحد "

(بخاری کتاب العلم ج۱ ص۱۸)

قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم کم ہو جائے گا، جہالت بڑھ جائے گی، حرام کاری عام ہوگی، شراب نوشی بہت ہوگی، مرد کم ہو جائیں گے، اور عورتوں کی اس حد تک کثرت ہوگی کہ پچاس عورتوں پر صرف فرد واحد نگراں ہوگا۔

ان مذکورہ علامتوں کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ان کے ظہور کے بعد قیامت بالکل قریب آجائے گی۔ بلکہ یہ مطلب ہے کہ قیامت سے پہلے ان کا وجود میں آنا ضروری ہے اسی لیے بہت سے واقعات وحوادث کے بارے میں آپ کا ارشاد ہے کہ قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی جب تک یہ واقعات ظہور پزیر نہ ہو جائیں۔ خود رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت بھی علامت قیامت میں شمار کی جاتی ہے۔ حالانکہ آپ کی بعثت کو چودہ سو سال ہو چکے ہیں اور خدا جانے ابھی کتنی مدت کے بعد قیامت قائم ہوگی۔

ان کے علاوہ بعض علامتیں وہ ہیں جنھیں علامت کبریٰ کہا جاتا ہے۔ یہ علامتیں بالعموم قیامت کے قریب تر زمانہ میں پے بہ پے ظاہر ہوں گی اور عادت ومعمول کے خلاف ہوں گی۔ ان علامتوں کا ذکر بھی بہت سی حدیثوں میں متفرق طور پر موجود ہے۔ اور حضرت حذیفہ بن اسید الغفاریؓ کی ایک روایت میں اکٹھی دس علامتوں کا بیان ہے۔ حضرت حذیفہ بیان کرتے ہیں:

اطلع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علینا ونحن نتذاکر فقال ما تذاکرون ؟ قالوا نذکر الساعۃ قال انھا لن تقوم حتی تروا قبلھا عشر آیات فذکر الدخان والدجال، والدابۃ وطلوع الشمس من مغربھا ونزول عیسیٰ ابن مریم ویاجوج وماجوج وثلاثۃ خسوف خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزیرۃ العرب وآخر ذالک نار تخرج من الیمن تطرد الناس الی محشرھم (مسلم باب الفتن واشراط الساعۃ ص ۳۹۲ ج ۲)

حضرت حذیفہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بالاخانہ سے ہماری طرف نمودار ہوئے اور ہم آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا۔ تم لوگ کس چیز کا تذکرہ کر رہے ہو۔ لوگوں نے عرض کیا قیامت کا۔ آپ نے فرمایا۔ قیامت برپا نہیں ہوگی تاوقتیکہ تم اس سے پہلے دس علامتیں نہ دیکھ لو۔ پھر آپ نے ان دسوں کو بیان کیا۔ جو یہ ہیں۔ (۱) دھواں (۲) دجال (۳) دابۃ الارض (۴) پچھم سے سورج کا نکلنا (۵) حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا آسمان سے اترنا (۶) یاجوج ماجوج کا نکلنا (۷، ۸، ۹) زمین میں تین مقامات میں لوگوں کا دھنس جانا۔ ایک مشرق میں دوسرا

مغرب میں اور تیسرا عرب میں (١٠) اور ان سب کے آخر میں آگ یمن سے نکلے گی جو لوگوں کو گھیر کر ان کے محشر میں پہنچا دیگی۔

قیامت کی علامتِ کبریٰ ہی میں سے مہدیٔ آخر الزمان کا ظہور ان کی خلافت اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ان کی اقتدا میں ایک نماز یعنی فجر کا پڑھنا وغیرہ بھی ہے۔ اوپر بحوالہ حدیث جن دسؔ نشانیوں کا ذکر ہے ان سے پہلے حضرت امام مہدی کا ظہور ہوگا۔ چنانچہ امام السفارینی لکھتے ہیں:

ای من العلامات العظمیٰ وھی اولہا ان یظہر الامام المقتدیٰ الخاتم للائمۃ ...... محمد المہدی (لوائح الانوار البہیۃ ج۲ ص۶۲)

قیامت کی بڑی یعنی قریب تر اور اولین نشانیوں میں خاتم الائمہ محمد مہدی کا ظہور ہے۔

بخاری میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کو غزوۂ تبوک کے موقع پر قیامت کی چھ نشانیاں بتائیں جن میں بنی الاصفر یعنی عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان صلح ہو جانے کا بھی تذکرہ فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ عیسائی بدعہدی کرکے تمھارے مقابلے میں آئیں گے۔ اس وقت ان کے اسّی جھنڈے ہوں گے اور ہر جھنڈے کے تحت بارہ ہزار سپاہی ہوں گے یعنی ان کی مجموعی تعداد نو لاکھ ہوگی۔

احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب مسلمان ہر طرف سے گھر جائیں گے اور ان کی حکومت صرف مدینہ منورہ سے خیبر تک رہ جائے گی تو مسلمان مایوس ہو کر امام مہدی کی تلاش شروع کریں گے۔ وہ اس وقت مدینہ منورہ میں ہوں گے اور امامت کے بارِ گراں سے بچنے کی غرض سے مکہ مکرمہ چلے جائیں گے۔ مکہ کے لوگ انہیں پہچان لیں گے اور انکار کے باوجود ان سے بیعتِ خلافت کرلیں گے۔ خلافت کی خبر جب مشہور ہوگی تو ملکِ شام سے ایک لشکر آپ سے مقابلہ کے لیے نکلے گا، مگر ابھی منزل تک پہنچنے سے پہلے ہی مقام بیداء میں جو مکہ مدینہ کے درمیان ہے زمین میں دھنسا دیا جائے گا اس واقعہ کی اطلاع پاکر شام کے ابدال اور عراق کے متقی لوگ حضرت مہدی کی خدمت میں پہنچ جائیں گے۔ اس کے بعد آپ سے جنگ کے لیے ایک قریشی النسل بنو کلب پر مشتمل ایک لشکر بھیجے گا جس سے حضرت مہدی کی فوج جنگ کرے گی اور فتحیاب ہوگی۔

احادیث میں امام مہدی کا نام، ولدیت، حلیہ وغیرہ بھی بیان کیا گیا ہے نیز ان کے زمانۂ خلافت میں عدل و انصاف کی ہمہ گیری اور مال و دولت کی فراوانی کا تذکرہ بھی ہے۔ غرضیکہ امام مہدی کے متعلق اس کثرت سے احادیث مروی ہیں کہ اصولِ محدثین کے اعتبار سے وہ حدِ تواتر کو پہنچ گئی ہیں۔ چنانچہ امام ابو الحسین محمد بن الحسین الآبری السجزی الحافظ المتوفی ٣٦٣ھ اپنی کتاب مناقب الشافعی میں لکھتے ہیں:

وقد تواترت الاخبار واستفاضت بکثرۃ رواتہا عن المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فی المہدی وانہ من اہل بیتہ وانہ یملک سبع سنین ویملاء الارض عدلاً

وان عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام یخرج فیساعدہ علی قتل الدجال وانہ یؤم ھٰذہ الامۃ وعیسیٰ خلفہ فی طول من قصتہ وامرہ "(تہذیب التہذیب ج۹ ص۱۴۴ فی ضمن ترجمہ محمد بن خالد الجندی المؤذن)

"امام مہدی سے متعلق مروی روایتیں اپنے راویوں کی کثرت کی بنا پر تواتر اور شہرتِ عام کے درجہ میں پہنچ گئی ہیں کہ وہ بیتِ رسول سے ہوں گے۔ سات سال تک دنیا میں حکومت کریں گے۔ اپنے عدل و انصاف سے دنیا کو معمور کردیں گے، اور عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہو کر قتلِ دجال میں ان کی مساعدت اور نصرت کریں گے اور اس امت میں مہدی ہی کی امامت میں عیسیٰ علیہ السلام ایک نماز ادا کریں گے وغیرہ، طویل واقعات ان کے سلسلے میں احادیث میں بیان ہوئے ہیں۔

حافظ آبری کے اس قول کو حافظ ابن القیم نے المنار المنیف ص۱۴۲ اور شیخ محمد بن احمد سفارینی نے اپنی مشہور کتاب لوائح الانوار البہیۃ میں علامہ مرعی بن یوسف الکرمی کی کتاب فوائد الفکر کے حوالے سے ذکر کیا ہے۔ علاوہ ازیں امام القرطبی صاحب الجامع لاحکام القرآن نے بھی التذکرہ فی احوال الموتیٰ وامور الآخرہ میں اسے نقل کیا ہے۔

شیخ محمد البرزنجی المدنی المتوفی ١١٠٣ھ الاشاعۃ لاشراط الساعۃ ص ١١٢ پر لکھتے ہیں:

وقد علمت ان احادیث المہدی وخروجہ آخر الزمان وانہ من عترۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ولد فاطمۃ رضی اللہ عنہا بلغت حد التواتر المعنوی فلا معنی لانکارھا،،

"محقق طور پر معلوم ہے کہ مہدی سے متعلق احادیث کہ آخری زمانہ میں ان کا ظہور ہوگا اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل اور فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں ہوں گے تواتر معنوی کی حد کو پہنچی ہوئی ہیں۔ لہٰذا ان کے انکار کی کوئی وجہ اور بنیاد نہیں ہے۔

امام سفارینی کا بیان ہے:

قد کثرت الاقوال فی المہدی حتی قیل لا مہدی الا عیسیٰ والصواب الذی علیہ اہل الحق ان المہدی غیر عیسیٰ وانہ یخرج قبل نزول عیسیٰ علیہ السلام وقد کثرت بخروجہ الروایات حتی بلغت حد التواتر المعنوی وشاع ذٰلک بین علماء السنۃ حتی عد من معتقداتہم (لوائح الانوار البہیۃ ج۲ ص۸۰)

حضرت مہدی کے بارے میں بہت سارے اقوال ہیں حتیٰ کہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام ہی مہدی ہیں اور صحیح بات جس پر اہلِ حق ہیں یہ ہے کہ مہدی کی شخصیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے الگ ہے۔ ان کا ظہور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے پہلے ہوگا۔ ظہور مہدی سے متعلق روایات اتنی زیادہ ہیں کہ تواتر

معنوی کی حد کو پہنچ گئی ہیں اور علماء اہلِ سنت کے درمیان اس درجہ عام اور شائع ہوگئی ہیں کہ ظہور مہدی کو ماننا اہلِ سنت والجماعت کے عقائد میں شمار ہوتا ہے۔

حضرت جابر، حذیفہ، ابوہریرہ، ابوسعید خدری اور حضرت علی رضی اللہ عنہم سے منقول روایتوں کے ذکر اور نشان دہی کے بعد لکھتے ہیں:

وقد روی عمن ذکر من الصحابة وغیر ما ذکر منهم رضی الله عنهم بروایات متعددة وعن التابعین من بعدهم ما یفید مجموعه العلم القطعی فالایمان بخروج المهدی واجب کما هو مقرر عند اهل العلم ومدون فی عقائد اهل السنة والجماعة (ایضا ج۲)

اوپر مذکور حضرات صحابہ اور ان کے علاوہ دیگر اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ان کے بعد تابعین سے اتنی روایتیں مروی ہیں کہ ان سے علمِ قطعی حاصل ہوجاتا ہے۔ لہٰذا ظہور مہدی پر ایمان لانا واجب ہے جیسا کہ یہ امر اہلِ علم کے نزدیک ثابت شدہ ہے اور اہلِ سنت اور الجماعت کے عقائد میں مدون و مرتب ہے۔

یہی بات شیخ الحسن بن علی البربہاری الحنبلی المتوفی ۳۲۹ھ نے بھی اپنے عقیدہ میں لکھی ہے عقیدۃ البربہاری کو ابن ابی یعلیٰ نے طبقات الحنابلہ میں شیخ البربہاری کے ترجمہ میں مکمل نقل کر دیا ہے۔

نواب صدیق حسن خاں قنوجی بھوپالی المتوفی ۱۳۰۷ھ اپنی تالیف الاذاعۃ لما کان ویکون بین یدی الساعۃ میں صراحت کرتے ہیں:

"والاحادیث الواردة فی المهدی علی اختلاف روایاتها کثیرة جدا تبلغ حد التواتر وهی فی السنن وغیرها من دواوین الاسلام من المعاجم والمسانید"

(ص ۲۵ مطبوعہ ۱۲۹۳ھ مطبع الصدیقی بھوپال)

امام مہدی سے متعلق احادیث مختلف روایتوں کے ساتھ بہت زیادہ ہیں جو حدِ تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں یہ حدیثیں سنن کے علاوہ معاجم، مسانید وغیرہ اسلامی دفتروں میں موجود ہیں۔

اسی کتاب کے صفحہ ۷۰ پر لکھتے ہیں:

اقول، لاشك ان المهدی یخرج فی آخر الزمان من غیر تعیین لشهر وعام لما تواتر من الاخبار فی الباب واتفق علیه جمهور الامة خلفا عن سلف الا من لا یعتد بخلافه"

میں کہتا ہوں اس بات میں ادنیٰ شک نہیں ہے کہ آخری زمانہ میں ماہ و سال کی تعیین کے بغیر امام

مہدی کا ظہور ہوگا کیوں کہ اس باب میں احادیث متواتر ہیں اور سلف سے خلف تک جمہور امت کا اس پر اتفاق ہے۔ البتہ بعض ایسے لوگوں نے اس میں اختلاف کیا ہے جن کے اختلاف کا اہلِ علم کے نزدیک کوئی اعتبار نہیں ہے۔

علامہ محمد بن جعفر الکتانی المتوفی ۱۳۴۵ھ اپنی مشہور تصنیف نظم المتناثر من الحدیث المتواتر میں رقم طراز ہیں:

وتتبع ابن خلدون فی مقدمته طرق احادیث خروجه مستوعبا علی حسب وسعه فلم تسلم له من علة لکن ردوا علیه بان الاحادیث الواردة فیه علی اختلاف روایاتها کثیرة جدا تبلغ حد التواتر وهی عند احمد والترمذی وابی داؤد وابن ماجه والحاکم والطبرانی وابی یعلی الموصلی والبزار وغیرهم من دواوین الاسلام من السنن والمعاجم والمسانید واسندوها الی جماعة من الصحابة فانکارها مع ذالك مما لا ینبغی" (ص ۱۴۵)

مشہور فیلسوف مورخ علامہ ابن خلدون نے اپنے مقدمہ میں اپنی وسعتِ علمی کے مطابق جملہ طرق احادیث کی تخریج کے استیعاب کی کوشش کی ہے اور نتیجتاً ان کے نزدیک کوئی حدیث علت سے خالی نہیں ہے۔ لیکن محدثین نے علامہ ابن خلدون کے اس خیال کو رد کر دیا ہے کیونکہ امام مہدی کے بارے میں وارد احادیث اپنے راویوں کے مختلف ہونے کے باوجود بہت زیادہ ہیں جو حدِ تواتر کو پہنچ گئی ہیں جنھیں امام احمد بن حنبل، امام ابوداؤد، امام ابن ماجہ، امام حاکم، امام طبرانی، امام ابویعلی موصلی، امام بزار وغیرہ نے دواوین اسلام یعنی سنن، معاجم، مسانید میں روایت کی ہیں اور ان احادیث کو صحابہ کی ایک جماعت کی جانب منسوب کیا ہے۔ لہٰذا ان امور کے ہوتے ہوئے ان کا انکار کسی طرح مناسب و درست نہیں ہے۔

امام مہدی سے متعلق جن حضراتِ صحابہ سے حدیثیں منقول ہیں ان میں حسبِ ذیل اکابر صحابہ رضوان اللہ علیہم شامل ہیں:۔ خلیفہ راشد حضرت عثمان غنی، خلیفہ راشد حضرت علی مرتضیٰ، طلحہ بن عبید اللہ، عبد الرحمن بن عوف، عبد اللہ بن مسعود، عبد اللہ بن عمر، عبد اللہ بن عمرو، عبد اللہ بن عباس، ام المومنین ام سلمہ، ام المومنین ام حبیبہ، ابوہریرہ، ابوسعید خدری، جابر بن عبد اللہ، انس بن مالک، عمران بن حصین، حذیفہ بن یمان، عمار بن یاسر، جابر بن ماجد صدفی، ثوبان مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، عوف بن مالک رضی اللہ عنہم اجمعین۔

علامہ ابن خلدون اگرچہ فنِ تاریخ اور علم الاجتماع میں بلند مقام و مرتبہ کے مالک ہیں، لیکن محدث نہیں تھے۔ اس لئے اس باب میں ان کی بات علمائے حدیث اور اربابِ جرح و تعدیل کے مقابلہ میں لائقِ قبول نہیں ہے۔ چنانچہ علامہ محمد بن جعفر الکتانی مزید لکھتے ہیں:

ولولا مخافة التطويل لاوردت ههنا ما وقفت عليه من احاديثه لاني رايت الكثير من الناس في هذا الوقت يتشككون في امره ويقولون ما ترى هل احاديثه قطعية ام لا وكثير منهم يقف مع كلام ابن خلدون ويعتمده - مع انه ليس من اهل هذا الميدان والحق الرجوع في كل فن لاربابه ؛

(نظم المتناثر من الحديث المتواتر ص۲۲۸)

"اگر کتاب کے دراز ہو جانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اس موقع پر امام مہدی سے متعلق ان احادیث کو درج کرتا جن کی مجھے واقفیت ہے۔ کیوں کہ اس وقت بہت سارے لوگوں کو دیکھ رہا ہوں کہ انہیں امام مہدی کے امر میں تردد ہے اور اس سلسلے میں وہ یقینی معلومات کے متلاشی ہیں اور دیگر بہت سے لوگ ابن خلدون کے قول پر قائم اور اسی پر اعتماد کرتے ہیں جب کہ ابن خلدون اس میدان کے آدمی نہیں تھے۔ اور حق تو یہ ہے کہ ہر فن میں اس فن کے ماہرین کی جانب رجوع کیا جائے۔"

ان ساری تفصیلات سے یہ بات روز روشن کی طرح آشکارا ہو گئی کہ امام مہدی سے متعلق احادیث نہ صرف صحیح و ثابت ہیں بلکہ متواتر اور اپنے مدلول پر قطعی الدلالت ہیں جن پر ایمان لانا بحسب تصریح علامہ سفارینی واجب اور ضروری ہے۔ اسی بنا پر ظہور مہدی کا مسئلہ اہل سنت والجماعت کے عقائد میں شمار ہوتا ہے البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ یہ اسلام کے اہم ترین اور بنیادی عقائد میں داخل نہیں ہے۔ مسئلہ کی اسی اہمیت کے پیش نظر ہر دور کے محدثین و اکابر علماء نے مسئلہ مہدی پر ضمناً و مستقلاً شرح و بسط کے ساتھ مدلل کلام کیا ہے۔ جن میں سے بہت سی کتابوں کی نشاندہی خود علامہ ابن خلدون نے بھی مقدمہ میں کی ہے۔

اسی طرح علماء حدیث اور ماہرین نے اس مسئلہ سے متعلق ابن خلدون کے نظریہ کی پرزور تردید کی ہے اور اصول محدثین کی روشنی میں علامہ ابن خلدون کے ظاہر کردہ اشکالات کو دور کر کے ظہور مہدی کی حقیقت اور سچائی کو پورے طور پر واضح کر دیا ہے۔

علماء امت کی ان مساعی جمیلہ کے باوجود ہر دور میں ایک ایسا طبقہ موجود رہا ہے جو علامہ ابن خلدون کے بیان کردہ اشکالات سے متاثر ہو کر ظہور مہدی کے بارے میں شکوک و شبہات میں مبتلا رہا۔ اس لیے علمائے دین بھی اپنے اپنے عہد میں حسب ضرورت تحریر و تقریر کے ذریعہ اس مسئلہ کی وضاحت کرتے رہے۔

حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ نے بھی اسی مقصد کے تحت یہ زیر نظر رسالہ مرتب کیا تھا۔ چنانچہ آپ اپنے ابتدائیہ میں لکھتے ہیں:

انه قد جرى ببعض اندية العلم ذكر المهدي الموعود فانكر بعض الفضلاء الكاملين صحة الاحاديث الواردة فيه فاحببت ان اجمع الاحاديث

الصحيحة في هذا الباب واترك الحسان والضعاف رجاء انتفاع الناس وتبليغ ما اتى به النبي عليه السلام وان لا يغتر الناس بكلام بعض المصنفين الذين لا المام لهم بعلم الحديث كابن خلدون وغيره فانهم وان كانوا من المعتمدين في التاريخ وامثاله ولا اعتداد لهم في علم الحديث الخ

بعض مجالس علمیہ میں مہدی موعود کا ذکر آیا تو کچھ ماہرین علم نے مہدی موعود سے متعلق وارد حدیثوں کی صحت سے انکار کیا تو مجھے یہ بات اچھی لگی کہ اس موضوع سے متعلق مروی حسن وضعیف روایتوں سے قطع نظر صحیح حدیثوں کو جمع کر دوں تاکہ لوگ اس سے نفع اٹھائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی تبلیغ بھی ہو جائے۔ نیز ان حدیثوں کے جمع و تدوین سے ایک غرض یہ بھی ہے کہ بعض ان مصنفین کے کلام سے لوگ دھوکا نہ کھا جائیں جنھیں علم حدیث سے لگاؤ نہیں ہے جیسے علامہ ابن خلدون وغیرہ یہ حضرات اگرچہ فن تاریخ میں معتمد و مستند ہیں لیکن علم حدیث میں ان کے قول کا اعتبار نہیں ہے۔"

حضرت شیخ الاسلام نے اپنے اس رسالہ میں بطور خاص اس بات کا التزام فرمایا ہے کہ جن صحیح احادیث پر علامہ ابن خلدون نے کلام کر کے ان کی صحت مشکوک ثابت کرنے کی کوشش کی تھی جرح و تعدیل سے متعلق ائمہ حدیث کے مقرر کردہ اصول کی روشنی میں ان کی صحت و حجیت کو مدلل و مبرہن کر دیا ہے۔ اس اعتبار سے یہ رسالہ ایک قیمتی دستاویز کی حیثیت کا حامل ہے۔ اور اس موضوع پر لکھی گئی ضخیم کتابوں سے بھی زیادہ مفید ہے۔

کچھ باتیں کتاب کے متعلق

آج سے دس گیارہ سال پہلے کی بات ہے کہ ایک دن بیٹھا ماہنامہ الرشید ساہیوال کا خصوصی شمارہ مدنی و اقبال نمبر دیکھ رہا تھا۔ اس میں حضرت شیخ الاسلام قدس سرہٗ کے غیر مطبوعہ مکاتیب کا ایک مختصر سا مجموعہ مرتبہ جناب محمد دین شوق صاحب بعنوان "مکتوباتِ مدنیہ" بھی شریکِ اشاعت ہے۔ (جسے بعد میں الگ سے پاکستان کے ایک مکتبہ نے شائع کر دیا ہے۔) اس مجموعہ کا تیسرا مکتوب جو ڈربن افریقہ کے کسی صاحب کے جواب میں ۲۲ رصفر ۱۳۵۳ھ کو لکھا گیا ہے۔ اس میں امام مہدی آخر الزماں کے بارے میں حضرت شیخ الاسلامؒ تحریر فرماتے ہیں۔

"حضرت امام مہدی قیامت سے پہلے بلکہ نزولِ عیسیٰ علیہ السلام اور خروجِ دجال اور فتنۂ یاجوج و ماجوج و دابۃ الارض و طلوعِ شمس من المغرب وغیرہ سے پہلے ظاہر ہوں گے۔ قیامت میں تو تمام انبیاء اور اولیاء کا اجتماع ہوگا۔ حضرت مہدی دُنیا میں مذہبِ اسلام کی زندگی اور اس کی تقویت کے باعث ہوں گے۔ وہ اُس وقت ظہور فرمائیں گے جبکہ دُنیا ظلم و ستم سے بھرگئی ہوگی۔ اُن کی وجہ سے دُنیا عدل و انصاف دین و ایمان سے بھر جائے گی اُن کا اور ان کے باپ کا نام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اور آپ کے والد ماجد کے نام کے مطابق ہوگا۔ صورت بھی آپ کی صورت سے مشابہ ہوگی آپ ہی کی اولاد ہوں گے۔ یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نسل میں سے:

مکہ مکرمہ میں ظاہر ہوں گے۔ اوّل جو جماعت ان کے ہاتھ پر بیعت کرے گی وہ تین سو تیرہ آدمی ہوں گے۔ حسبِ عددِ اصحابِ بدر و اصحابِ طالوت۔ لوگوں میں یکبارگی انقلاب پیدا ہوگا۔ حجاز کی اصلاح کے بعد سیریہ اور فلسطین وغیرہ کی اصلاح کریں گے۔ دار السلطنت

بیت المقدس ہوگا۔ ان کی حکومت پانچ یا سات یا نو برس ہوگی۔ اس بارہ میں صحیح روایتیں تقریباً چالیس میری نظر سے گزری ہیں اور حسن وضعیف بہت زیادہ ہیں۔ ترمذی شریف، مستدرکِ حاکم، ابو داؤد، مسلم شریف وغیرہ میں یہ روایات موجود ہیں۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر قیامت آنے میں صرف ایک دن باقی رہ جائے گا جب بھی اللہ تعالیٰ مہدی کو ضرور ظاہر کرے گا اور قیامت ان کے بعد لائے گا۔ لہٰذا اس میں بجز تسلیم کوئی چارہ نہیں۔ بہت سے جھوٹوں نے اب تک مہدی ہونے کا دعوٰی کیا مگر کسی میں یہ علامتیں نہیں پائی گئیں جو مہدی موعود کے متعلق ذکر کی گئی ہیں۔

میں نے مالٹا جانے سے پہلے مدینہ منورہ کے کتب خانہ میں تلاش کرکے صحیح صحیح روایتیں جمع کی تھیں، مگر افسوس کہ وہ رسالہ روسی انقلاب میں جاتا رہا۔ اب میرے پاس وہ نہیں رہا اور جن لوگوں نے اس کو نقل کیا تھا وہ بھی وفات پاگئے اور رسالہ پھر نہ مل سکا۔"

اس مکتوب سے پہلے نہ کسی سے سُنا تھا اور نہ ہی کسی تحریر میں دیکھا تھا کہ حضرت شیخ الاسلام قدس سرہٗ کی اس موضوع پر کوئی تالیف ہے۔ اس لیے فطری طور پر اس نئے انکشاف پر بے حد مسرت ہوئی اور ساتھ ہی دل میں یہ خواہش بھی مچلنے لگی کہ اے کاش کسی طرح یہ قیمتی رسالہ دستیاب ہوجاتا تو اُسے شائع کر دیا جاتا، لیکن حضرت کے اس آخری جملے سے کہ "اب میرے پاس وہ نہیں رہا . . . اور رسالہ پھر مل نہ سکا" ایک طرح کی مایوسی طاری ہوجاتی اسی بیم و رجا اور اُمیدی و ناامیدی کی ملی جلی کیفیت کے ساتھ اس دُرِّ مکنون کی طلب و تحصیل کی تدبیریں سوچنے لگا۔ ایک دن اچانک دل میں یہ بات آئی کہ اس انقلاب میں حضرت کا سارا اثاثہ حکومت نے ضبط کر لیا تھا اس لیے ممکن ہے کہ اس ضبطی کے بعد آپ کی کتابیں اور دیگر کاغذات کسی سرکاری کتب خانے میں جمع کر دیے گئے ہوں۔ اس موہوم خیال نے دھیرے دھیرے جڑ پکڑ لیا اور ناامیدی پر اُمید کا غلبہ ہوگیا۔ بالآخر اس خیال کا اظہار اپنے لائقِ صد احترام اور مشفق و مہربان رفیق بلکہ بزرگ صاحبزادہ محترم مولانا سید ارشد مدنی اعلی اللہ مراتبہٗ سے کیا اور ان سے عرض کیا کہ حرمین شریفین کے سفر میں اہم سکالرز کتب خانوں میں پتہ لگائیں۔ ممکن ہے کہ کہیں یہ گمشدہ رسالہ مل جائے، چونکہ مولانا موصوف

کو حضرت شیخ قدس سرہٗ کے بعض تلامذہ کے ذریعہ یہ بات پہنچی تھی کہ دورانِ درس حضرت نے اس رسالہ کا تذکرہ فرمایا تھا اس لیے اس تراثِ علمی جس کے وہ سچے حقدار ہیں ان میں خود طلب وجستجو کی فکر تھی، چنانچہ حسبِ معمول عمرۃ وزیارت کے لیے شعبان میں حرمین شریفین حاضر ہوئے تو اہلِ علم و خبر سے اس سلسلے میں معلومات کی مگر کہیں کوئی سُراغ نہ مل سکا۔ دوسرے سال جب پھر جانا ہوا تو مزید معلومات حاصل کیں۔ وہاں مقیم بعض لوگوں نے نشاندہی کی کہ اگر یہ رسالہ ضائع نہیں ہوا ہے تو اندازہ ہے کہ مکتبۃ الحرم مکہ معظمہ میں ضرور ہوگا۔ مولانا موصوف مکتبۃ الحرم پہنچ گئے اور خُدا کی قدرت مخطوطات کی فہرست میں یہ مل گیا اور خود شیخ الاسلام قدس سرہٗ کے ہاتھ کا لکھا ہوا۔ چنانچہ اس کا فوٹو لے لیا۔ اس طرح تقریباً پون صدی کی گم نامی کے بعد یہ نادر وقیمتی علمی سرمایہ دوبارہ معرضِ وجود میں آگیا۔

حضرت شیخ الاسلام قدس سرہٗ کے مکتوب سے پتہ چلتا ہے کہ یہ رسالہ امام مہدی سے متعلق صحیح چالیس احادیث پر مشتمل تھا اور بعض لوگوں نے اس کی نقل بھی لی تھی۔ مگر دستیاب مخطوطہ میں کل ۳۷ احادیث ہیں پھر اس میں متعدد مقامات پر حک وفک بھی ہے۔ بعض جگہ سبقتِ قلمی بھی ہے اس لیے اندازہ یہ ہے کہ یہ مبیضہ کی بجائے اصل مسوّدہ ہے۔ واللہ اعلم بالصّواب۔

مہدیٔ موعود سے متعلق بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں جن میں بعض نہایت مفصّل اور ضخیم بھی ہیں، لیکن یہ مختصر رسالہ اس اعتبار سے خاص اہمیّت وافادیت کا حامل ہے کہ اس میں صرف صحیح احادیث کو جمع کیا گیا ہے۔ جب کہ دوسری کتابوں میں اس کا التزام نہیں ہے۔ علاوہ ازیں امام ابن خَلْدُوْنْ نے اپنے مقدمہ میں مہدیٔ موعود سے متعلق وارد احادیث پر جو ناقدانہ کلام کیا ہے جس سے متأثر ہوکر بہت سے اہلِ علم بھی مہدیٔ موعود کے ظہور کے بارے میں منکر یا متردد ہیں حضرت الشیخ نے علامہ ابن خَلْدُوْنْ کے اُٹھائے ہوئے سارے اعتراضات کا اسمائے رجال اور اُصولِ محدّثین کی روشنی میں جائزہ لے کر مدلل طور پر ثابت کر دیا ہے کہ ان کے یہ اعتراضات دُرست نہیں ہیں اور بلا ریب رسالہ میں منقول احادیث صحیح وحُجّت ہیں۔ اس لیے یہ رسالہ بقامت کہتر وبقیمت بہتر کا صحیح مصداق ہے۔ احقر نے اپنی بضاعت وہمت کے مطابق اس نادر وبیش بہا علمی تحفہ کو مفید سے مفید تر بنانے کی پوری کوشش کی ہے۔ حضرت شیخ الاسلام قدس سرہٗ نے جن کُتبِ حدیث سے احادیث نقل کی ہیں۔ ان کی جلد وصفحہ کا حوالہ دے دیا ہے۔ اسی طرح رجالِ سند پر حضرت نے

جہاں جہاں کلام کیا ہے۔ اس کا حوالہ نقل کر دیا ہے اور حسبِ ضرورت بعض رجال پر حضرت کے مختصر کلام کی تفصیل کر دی ہے۔ بعض احادیث کے بارے میں نشاندہی کر دی ہے کہ کن کن ائمہ حدیث نے ان کی تخریج کی ہے۔ غریب ومشکل الفاظ کی کُتبِ لغت سے تشریح بھی نقل کر دی ہے۔ اسی کے ساتھ رسالہ کو مکمل تر بنانے کی غرض سے بطور تکملہ آخر میں چند احادیثِ صحیحہ کا اضافہ بھی کیا گیا ہے۔ پھر اس قیمتی علمی سرمایہ کو مفیدِ عام بنانے کی غرض سے تمام حدیثوں کا ترجمہ بھی کر دیا ہے۔ والحمدللہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات وصلّی اللہ علی النبی الکریم وعلیٰ جمیع اصحابہ وبارک وسلّم۔

حبیب الرحمٰن قاسمی
خادم التدریس دارالعلوم دیوبند

بسم الله الرحمن الرحيم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نُؤْمِنُ بِهٖ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَسَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ، اَمَّا بَعْدُ، فَيَقُوْلُ اَحْقَرُ طَلَبَةِ الْعُلُوْمِ الدِّيْنِيَّةِ بِبَلْدَةِ سَيِّدِ الْاَنَامِ وَخَيْرِ الْبَرِيَّةِ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ اَلْفُ اَلْفِ صَلَاةٍ وَّتَحِيَّةٍ، اَلرَّاجِيْ عَفْوَرَبِّهِ الصَّمَدِ عَبْدُهُ الْمَدْعُوُّ بِحُسَيْنِ اَحْمَدَ غَفَرَلَهٗ وَلِوَالِدَيْهِ وَمَشَائِخِهِ الرَّءُوْفُ الْاَحَدُ، اِنَّهٗ قَدْجَرٰى بِبَعْضِ اَنْدِيَةِ الْعِلْمِ ذِكْرُ الْمَهْدِيِّ الْمَوْعُوْدِ فَاَنْكَرَ بَعْضُ الْفُضَلَاءِ الْكَامِلِيْنَ صِحَّةَ الْاَحَادِيْثِ الْوَارِدَةِ فِيْهِ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَجْمَعَ الْاَحَادِيْثَ الصَّحِيْحَةَ فِيْ هٰذَالْبَابِ وَاَتْرُكَ الْحِسَانَ وَالضِّعَافَ رَجَاءَ انْتِفَاعِ النَّاسِ وَتَبْلِيْغَ مَا اَتٰى بِهِ النَّبِيُّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَاَنْ لَّا يَغْتَرَّ النَّاسُ بِكَلَامِ بَعْضِ الْمُصَنِّفِيْنَ الَّذِيْنَ لَا اِلْمَامَ لَهُمْ بِعِلْمِ الْحَدِيْثِ كَابْنِ خَلْدُوْنَ(۱) وَغَيْرِهٖ

حمد وصلوٰۃ کے بعد ـــــ تمام مخلوق کے سردار اور تمام مخلوق میں سب سے بہتر ہستی (ان پر اللہ کی کروڑوں رحمتیں ہوں) کے شہر (مدینہ طیبہ) کے دینی طلباء میں سے سب حقیر بندہ جو اپنے بے نیاز پروردگار کی رحمت کا اُمیدوار ہے جسے حسین احمدؒ کہا جاتا ہے۔ خدائے مشفق و مہربان وحدہٗ لاشریک اُس کی اور اُس کے والدین کی مغفرت فرمائے۔ عرض رساں ہے کہ بعض مجالسِ علمیہ میں مہدیؑ موعود کا ذکر آیا تو کچھ ماہرینِ علم نے مہدیؑ موعود سے متعلق وارد حدیثوں کی صحت سے انکار کیا تو مجھے یہ بات اچھی لگی کہ اس موضوع سے متعلق مروی حسن وضعیف روایتوں سے قطع نظر صحیح حدیثوں کو جمع کر دوں تاکہ لوگ اس سے نفع اُٹھائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی تبلیغ بھی ہو جائے، نیز ان حدیثوں کی جمع وتدوین سے ایک غرض یہ بھی ہے کہ بعض اُن مصنفین کے کلام سے لوگ دھوکا نہ کھا جائیں جنہیں علمِ حدیث سے لگاؤ نہیں ہے جیسے علامہ ابن خلدونؒ وغیرہ یہ حضرات اگرچہ فنِ تاریخ میں

---

(۱) قاضي القضاة عبد الرحمن بن محمد بن خلدون الأشبيلي الحضرمي المالكي المتوفى ۸۰۸هـ ولد في تونس سنة ۷۳۲هـ مؤرخ وفيلسوف ورجل سياسي درس المنطق والفلسفة والفقه والتاريخ فحرضه أبو عنان سلطان تونس وإلى الكتابة ثم سافر إلى الأندلس فلتك به ابن الأحمر صاحب غرناطة سفيرا إلى ملك قشتاله ثم رحل إلى مصر ودرس في الأزهر وتولى قضاء المالكية ولم يتزى بزى القضاة محتفظا بزى بلاده وعزل و أعيد وتوفى فجأة في القاهرة كان فصيح المنطق جميل الصورة عاقلا ←

فَاِنَّهُمْ وَاِنْ كَانُوْا مِنَ الْمُعْتَمَدِيْنَ فِي التَّارِيْخِ وَاَمْثَالِهٖ فَلَا اعْتِدَادَ لَهُمْ فِيْ عِلْمِ الْحَدِيْثِ وَقَدْكُنْتُ اَسْمَعُ قَبْلَ ذٰلِكَ الْاِنْكَارَ مِنْ بَعْضِ الْعَوَامِّ اَيْضًا لٰكِنْ لَّمْ يَحْمِلْنِيْ اِنْكَارُهُمْ عَلَى الْجَمْعِ وَلَمَّا رَاَيْتُ فُضَلَاءَ الْاَوَانِ وَاَئِمَّةَ الزَّمَانِ يَتَرَدَّدُوْنَ فِيْهِ شَمَّرْتُ ذَيْلِيْ لِهٰذَا الْمَقْصَدِ الْمُنِيْفِ لَعَلَّهٗ يَكُوْنُ ذَرِيْعَةً لِّاِزَالَةِ الْاِشْتِبَاهِ عَنْ هٰذَا الدِّيْنِ الْمُنِيْفِ وَعَلَى اللّٰهِ التُّكْلَانُ. وَحَيْثُ اِنَّ بَعْضَ الْاَحَادِيْثِ قَدْ تَكَفَّلَ بِهٖ اِمَامٌ مِّنْ اَئِمَّةِ الْحَدِيْثِ اَتَيْتُ بِهٖ بِغَيْرِ تَعَرُّضٍ لِّرِجَالِهٖ وَمَالَمْ يَكُنْ كَذٰلِكَ تَعَرَّضْتُ لِرِجَالِهٖ فَمَنْ كَانَ مِنْ رِجَالِ الصَّحِيْحَيْنِ اكْتَفَيْتُ بِذِكْرِ ذٰلِكَ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ كَذٰلِكَ اَتَيْتُ بِاَلْفَاظِ التَّوْثِيْقِ الَّتِيْ ذَكَرَهَا اَئِمَّةُ الْجَرْحِ وَالتَّعْدِيْلِ وَلَمَّا كَانَ الْحَاكِمُ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ النَّيْسَابُوْرِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى(۱) يَرْمِيْ

معتمد و مستند ہیں، لیکن علم حدیث میں ان کے قول کا اعتبار نہیں ہے۔ میں اس سے پہلے بھی بعض عوام سے مہدیؑ موعود کے بارے میں مروی احادیث کا انکار سُن رہا تھا، لیکن عوام کے انکار سے مجھے ان احادیث کے جمع کرنے کی رغبت نہیں ہوئی تھی؛ لیکن جب فضلاء وقت اور عُلماء زمانہ کو میں نے اس بارے میں متردد دیکھا تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہُوئے اس بلند مقصد کے لیے میں تیار ہوگیا تاکہ یہ دینِ حنیف سے شُبہات کے دُور کرنے کا ذریعہ بن جائے اور چونکہ کچھ احادیث تو ایسی ہیں جن کی ائمہ حدیث میں سے کسی نہ کسی امام نے ذمّہ داری لی ہے اور کچھ ایسی نہیں ہیں؛ لہٰذا اگر مجھے کوئی ایسی حدیث ملی جسکی صحت کی کسی نہ کسی معتبر امام حدیث نے ذمّہ داری لی ہے تو میں اُسے اُس کے رجال سے تعرض کیے بغیر ذکر کروں گا اور جو حدیث ایسی نہ ہوگی →

صادق اللهجة طامحا للمراتب العالية اشتهر بكتابه العبر وديوان المبتدأ والخبر في تاريخ العرب والعجم والبربر" في سبعة مجلدات أولها المقدمة وهي تعد من أصول علم الاجتماع ومن كتبه شرح البردة وكتاب في الحساب ورسالة في المنطق وشفاء السائل لتهذيب المسائل- وقد طعن ابن خلدون في أحاديث المهدى في مقدمته في الفصل الثاني والخمسين ولكن لااعتداد بقوله في تصحيح حديث وتضعيفه عند اهل الحديث لأنه ليس من رجال الحديث كما قال الشيخ رحمه الله وقال أيضا الشيخ احمد شاكر في تخريجه الأحاديث لمسند الامام أحمد ج ٥ ص ١٩٧، أما ابن خلدون فقد قفا ماليس به علم واقتحم قحما لم يكن من رجالها (الاعلام للزركلي ج ٣ ص ٣٣٠ والمنجد في الاعلام ص١٧٩)

(۱) أبو عبد الله محمد بن عبد الله بن محمد بن حمدوية الحاكم الضبي النيسابوري المعروف بابن البيع على وزن قيم صاحب التصانيف التي لم يسبق إلى مثلها كتاب الاكليل وكتاب المدخل اليه وتاريخ نيسابور وفضائل الشافعي والمستدرك على كتاب الصحيحين وغير ذلك توفى عام ٤٠٥ هـ رحمه الله وهو متساهل في الصحيح واتفق الحفاظ على أن تلميذه البيهقي أشد تحريا منه، (الرسالة المستطرفة

قَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ أَبُوْ عِيْسَى مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ سَوْرَةَ التِّرْمَذِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى فِي جَامِعِهِ (١)

(١) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ نِ الْقُرَشِيُّ نَاأَبِيْ نَاسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ زِرٍّ (٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَاتَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ (٣) اسْمُهُ اسْمِيْ ، الخ. وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِيْ سَعِيْدٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ (٤)

امام حافظ ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورت ترمذی رحمہ اللہ اپنی کتاب "جامع ترمذی" میں فرماتے ہیں۔

(١) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ میرے اہل بیت (آلِ اولاد) میں سے ایک شخص عرب کا بادشاہ ہو جائے جس کا نام میرے نام کے مطابق (یعنی محمد) ہوگا" (ترمذی ج ۲ ص ۴۷)

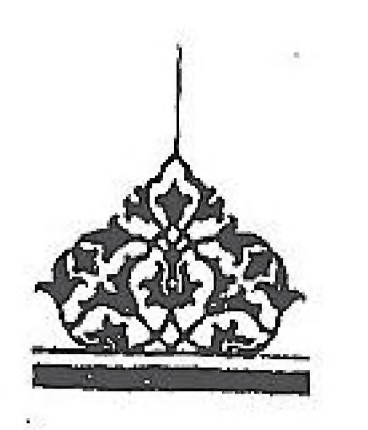
---

(١) محمد بن عيسى بن سورة بن موسى السلمى البوغى الترمذى أبو عيسى توفى سنة ٢٧٩ هـ من أئمة علماء الحديث وحفاظه من اهل ترمذ (على نهر جيحون) تلمذ على البخارى وشاركه فى بعض شيوخه وقام برحلات إلى خرسان والعراق والحجاز وعمى فى أخر عمره وكان يضرب به المثل فى الحفظ مات بـ "ترمذ" من تصانيفه الجامع الكبير المعروف باسم الترمذى فى الحديث مجلدان والشمائل النبوية والتاريخ والعلل فى الحديث (الاعلام ج ٦ ص ٣٢٢).

(٢) زر فى المغنى زرٌ بكسر زاى وشدة راء.

(٣) يواطى اى يوافق ويماثل.

(٤) الترمذى ج ٢ ص٤٧.



بِالتَّسْهِيْلِ فِيْ تَصْحِيْحِ الْحَدِيْثِ لَمْ أَكْتَفِ بِتَصْحِيْحِهِ فَقَطْ بَلْ اعْتَمَدْتُ عَلَى تَلْخِيْصِ صِحَاحِ الْمُسْتَدْرَكِ لِلذَّهَبِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى (١) فَمَا جَرَحَ فِيْ صِحَّتِهِ تَرَكْتُهُ وَمَا قَبِلَهُ أَتَيْتُ بِهِ وَتَرَكْتُ كَثِيْراً مِّنَ الْأَحَادِيْثِ لِعَدَمِ الْإِطِّلَاعِ عَلَى أَسَانِيْدِهَا مِمَّا ذَكَرَهُ صَاحِبُ كَنْزِ الْعُمَّالِ وَغَيْرُهُ (٢) وَاعْتَمَدْتُ فِيْ تَعْدِيْلِ الرُّوَاةِ وَتَوْثِيْقِهِمْ عَلَى تَهْذِيْبِ التَّهْذِيْبِ وَخُلَاصَةِ التَّهْذِيْبِ، هٰذَا وَعَلَى اللّٰهِ الْاِعْتِمَادُ وَهُوَ حَسْبِيْ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ

تو میں اس کے رجال کے بارے میں بحث کروں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پھر اگر رجال صحیحین کے ہوں گے تو میں صرف صحیحین کے ذکر پر اکتفاء کروں گا اور جو رجال صحیحین کے نہ ہوں گے تو پھر میں ان الفاظِ توثیق کو لاؤں گا جن کو ائمہ جرح و تعدیل نے ذکر کیا ہوگا۔ امام حاکم ابو عبداللہ نیشاپوری رحمہ اللہ پر چونکہ تصحیح احادیث میں تساہل کا الزام ہے اس لیے میں نے صرف ان کی تصحیح کو کافی نہیں سمجھا بلکہ امام ذہبی رحمہ اللہ کی مستدرک پر جو تلخیص ہے۔ اس پر اعتماد کیا ہے اور جس حدیث کی صحت پر امام ذہبیؒ نے جرح کی ہے میں نے اس کو چھوڑ دیا ہے اور جن احادیث کو انھوں نے قبول کیا ہے ان کو میں نے بھی ذکر کیا ہے اور میں نے بہت سی احادیث سند معلوم نہ ہونے کی بناء پر ترک کر دی ہیں۔ جن کو صاحب کنزالعمال وغیرہ نے ذکر کیا ہے اور رُواۃ کی تعدیل و توثیق میں میں نے تہذیب التہذیب اور خلاصۃ التہذیب پر اعتماد کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی پر میرا بھروسہ ہے اور وہی مجھے کافی ہیں اور بہترین کارساز ہیں۔

---

(١) الحافظ شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان التركمانى الفارقى الاصل الذهبى نسبة الى الذهب كما فى التبصير توفى بدمشق سنة ٧٤٨هـ قد لخص الذهبى المستدرك للحاكم وتعقب كثيرا منه بالضعف والنكارة او الوضع وقال فى بعض كلامه ان العلماء لا يعتدون بتصحيح الترمذى ولا الحاكم (أيضا ص ٢٠).

(٢) الشيخ علاء الدين على الشهير بالمتقى بن حسام الدين عبد الملك بن قاضى خان الشاذلى القادرى الهندى ثم المدنى فالمكى فقيه من علماء الحديث أصله من جونفور ومولده فى برهانفور من بلاد الدكن بالهند علت مكانته عند السلطان محمود ملك غجرات وسكن فى المدينة ثم أقام بمكة مدة طويلة وتوفى بها سنة ٩٧٥هـ. له مصنفات فى الحديث وغيره منها كنز العمال فى سنن الأقوال والأفعال فى ثمانية اجزاء ومختصر كنز العمال ومنهج العمال فى سنن الاقوال (مخطوطة) الجمع بين الحكم القرآنية والحديثية (مخطوطه) قال العيدروسى مؤلفاته نحو مأة ما بين كبير وصغير وقد أفرد عبد القادر بن أحمد الفاكهى مناقبه فى تأليف سماه القول النقى فى مناقب المتقى. الرسالة المستطرفة ص:١٤٩، الأعلام للزركلى ج٤ ص ٣٠٩.

(٢) حَدَّثَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ نَاسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلِيْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اسْمُهُ اِسْمِيْ قَالَ عَاصِمٌ وَحَدَّثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا يَوْماً لَطَوَّلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى يَلِيَ. اه

هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ(١)

وَقَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْحُجَّةُ أَبُوالْحُسَيْنِ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْقُشَيْرِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

(٣) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُوْنٍ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو نَا زَيْدُ بْنُ أَبِيْ أُنَيْسَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ الْعَامِرِيِّ عَنْ يُوْسُفَ ابْنِ مَاهِكٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ(٢) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(٢) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اہلِ بیت سے ایک شخص خلیفہ ہوگا جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی رہ جائے گا تو اللہ تعالیٰ اسی دن کو دراز کردیں گے یہاں تک کہ وہ شخص (یعنی مہدی) خلیفہ ہو جائے۔ (ترمذی ج ٢ ص ٣٣)

ان دونوں حدیثِ پاک کا حاصل یہ ہے اس مردِ اہلِ بیت کا قیامت کے آنے سے پہلے خلیفہ ہونا ضروری ہے۔ اس کی خلافت کے بعد ہی قیامت آئے گی۔

حضرت اُمّ المؤمنین (یعنی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) روایت کرتی ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زمانہ قریب میں مکّہ معظمہ کے اندر ایک قوم پناہ گزیں ہوگی جو شوکت وحشمت اور افرادی اور ہتھیاروں کی طاقت سے تہی دست ہوگی۔ اس سے جنگ کے لیے ایک لشکر (ملک شام سے) چلے گا۔ یہاں تک کہ یہ لشکر جب (مکّہ مدینہ کے درمیان) ایک چٹیل میدان میں پہنچے گا تو اسی جگہ زمین میں دھنسا دیا جائے گا

(١) أيضا وأخرجه الامام أبوداود في سننه وسكت عنه والحافظ أبو بكر البيهقي في باب ما جاء في خروج المهدي وله شاهد صحيح عن علي. عند أبي داؤد وعن أبي سعيد الخدري عند ابن ماجة والحاكم وأحمد.

(٢) قال الدارقطني هي عائشة (شرح صحيح مسلم للامام للنووي ج٢ ص٣٨٨).

وَسَلَّمَ قَالَ سَيَعُوْذُ بِهٰذَا الْبَيْتِ يَعْنِي الْكَعْبَةَ قَوْمٌ لَيْسَ لَهُمْ مَنْعَةٌ(١) وَلَا عَدَدٌ وَلَا عُدَّةٌ يُبْعَثُ اِلَيْهِمْ جَيْشٌ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ(٢) مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ - قَالَ يُوْسُفُ وَاَهْلُ الشَّامِ يَوْمَئِذٍ يَسِيْرُوْنَ اِلٰى مَكَّةَ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ اَمَ وَاللّٰهِ مَاهُوَ بِهٰذَا الْجَيْشِ. وَ فِيْ رِوَايَةٍ أُخْرٰى عِنْدَه عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ عَبَثَ(٣) رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَنَامِه فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَنَعْتَ شَيْئاً فِيْ مَنَامِكَ لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُه فَقَالَ الْعَجَبُ اِنَّ نَاساً مِنْ اُمَّتِيْ يَؤُمُّوْنَ بِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ لَجَأَ بِالْبَيْتِ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمْ فَقُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک دوسری روایت میں یوں مروی ہے کہ ایک مرتبہ نیند کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک میں (خلافِ معمول) حرکت ہوئی تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج نیند میں آپؐ سے ایسا کام ہوا جسے آپؐ نے (اس سے پہلے) کبھی نہیں کیا؟ اس سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا عجیب بات ہے کہ کعبۃ اللہ میں پناہ گزیں ایک قریشی (یعنی مہدی) سے جنگ کے ارادے سے میری اُمّت کے کچھ لوگ آئیں گے اور جب مقامِ بیدا (یعنی مکّہ و مدینہ کے درمیان واقع چٹیل بیابان) میں پہنچیں گے تو زمین میں دھنسا دیے جائیں گے۔ ہم نے عرض کیا یارسول ان میں تو بہت سے راہ گیر بھی ہو سکتے ہیں جو اتفاقاً راستہ میں ان کے ساتھ ہو گئے ہوں گے تو اُنھیں کس جرم میں دھنسایا جائے گا، آپؐ نے فرمایا ہاں ان میں کچھ بارادۂ جنگ آنے والے ہوں گے، کچھ مجبور ہوں گے۔ (یعنی زبردستی اُنھیں ساتھ لے لیا جائے گا) اور کچھ راہ گیر ہوں گے۔ یہ سب کے سب اکٹھا دھنسا دیے جائیں گے۔ البتہ قیامت میں ان کا حشر ان کی نیتوں کے لحاظ سے ہوگا۔

مطلب یہ ہے کہ نزولِ عذاب کے وقت مجرمین کے ساتھ رہنے والے بھی عذاب سے محفوظ

(١) منعة بفتح النون وكسرها اى ليس لهم من يحميهم ويمنعهم.

(٢) البيداء كل أرض ملساء لا شئ بها.

(٣) عبث قيل معناه اضطرب بجسمه وقيل حرك أطرافه كمن يأخذ شيئا أو يدفعه.

الطَّرِيْقَ قَدْ يَجْمَعُ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ فِيْهِمُ الْمُسْتَبْصِرُ(۱) وَالْمَجْبُوْرُ وَابْنُ السَّبِيْلِ يَهْلِكُوْنَ مَهْلَكاً وَاحِداً وَ يَصْدُرُوْنَ مَصَادِرَ شَتّٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ. اھ (۲)

(٤) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَانَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْجَرِيْرِيِّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ يُوْشِكُ اَهْلُ الشَّامِ اَنْ لَّا يُجْبٰى اِلَيْهِمْ دِيْنَارٌ وَلَا مُدْيٌ(۳). قُلْنَا مِنْ اَيْنَ ذٰلِكَ قَالَ مِنْ قِبَلِ الرُّوْمِ ثُمَّ سَكَتَ هُنَيَّةً ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ اُمَّتِيْ خَلِيْفَةٌ يَحْثِيْ(۴) الْمَالَ حَثْياً وَلَا يَعُدُّه عَدًا قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ نَضْرَةَ وَاَبِي الْعَلَاءِ اَتَرَيَانِ اَنَّه عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ فَقَالَا لَا الخ (۵)

نہیں ہوں گے، بلکہ عذاب کی ہمہ گیری میں وہ بھی شامل ہوں گے، البتہ قیامت کے دن سب کے ساتھ معاملہ ان کی نیت وعمل کے مطابق ہوگا۔ (صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۸۸)

(۴) ابو نضرہ تابعی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبداللہ کی خدمت میں تھے کہ انھوں نے فرمایا قریب ہے وہ وقت جب اہل شام کے پاس نہ دینار لائے جاسکیں گے اور نہ ہی غلہ، ہم نے پوچھا یہ بندش کن لوگوں کی جانب سے ہوگی؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رومیوں کی طرف سے۔ پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ میری آخری اُمت میں ایک خلیفہ ہوگا (یعنی خلیفۂ مہدی) جو مال لپ بھر بھر دے گا، اور اسے شمار نہیں کرے گا۔

اس حدیث کے راوی الجریری کہتے ہیں کہ میں نے (اپنے شیخ) ابو نضرہ اور ابو العلاء سے دریافت کیا۔ کیا آپ حضرات کی رائے میں حدیثِ پاک میں مذکور خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ہیں؟ تو ان دونوں حضرات نے فرمایا نہیں یہ خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے علاوہ ہوں گے۔ (مسلم ج ۲ ص ۲۹۵)

---

(۱) المستبصر فهو المستبين لذلك القاصد له عمداً.

(۲) صحيح مسلم ج ۲ ص ۳۸۸ وقد ذكر مسلم الحديث قبل هذه الرواية من رواية أم سلمة

(۳) مدى مكيال في الشام ومصر يسع ۱۹ صاعا.

(۴) يحثى حثيا وحثوا هو الحفن باليدين.

(۵) صحيح مسلم ج ۲ ص ۳۹۵ وقال مسلم بعد هذه الرواية عن أبي سعيد الخدري نحوه.

قُلْتُ وَلَا يُقْلِقُكَ اَنَّكَ لَا تَجِدُ فِيْ شَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ ذِكْرَ الْمَهْدِيِّ اِنَّ الْاَحَادِيْثَ الصَّحِيْحَةَ الَّتِيْ سَيَاْتِيْ ذِكْرُهَا تُصَرِّحُ اَنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ الْعَائِذَ بِالْبَيْتِ اِنَّمَا هُوَ الْمَهْدِيُّ وَكَذٰلِكَ الْخَلِيْفَةُ الَّذِيْ يَحْثِي الْمَالَ حَثْياً هُوَ الْمَهْدِيُّ وَاَنَّ الْاَحَادِيْثَ يُفَسِّرُ بَعْضُهَا بَعْضاً كَمَا لَا يَخْفٰى عَلٰى مَنْ لَه نَوْعُ اِلْمَامٍ بِالْحَدِيْثِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

وَقَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْحُجَّةُ اَبُوْدَاوُدَ سُلَيْمَانُ (۱) بْنُ الْاَشْعَثِ السِّجِسْتَانِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ سُنَنِه.

(۵) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدٍ حَدَّثَهُمْ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا اَبُوْبَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ ح وَثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ ح وَثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى اَنَا زَائِدَةُ ح ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ثَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ فِطْرٍ الْمَعْنٰى كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا يَوْمٌ قَالَ زَائِدَةُ لَطَوَّلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى يَبْعَثَ رَجُلًا مِنِّيْ اَوْمِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اسْمُه اسْمِيْ وَاسْمُ اَبِيْهِ بِاسْمِ اَبِيْ زَادَ فِيْ حَدِيْثِ فِطْرٍ

(تنبیہ) اوپر مذکوران احادیث میں اگرچہ صراحتاً خلیفہ مہدی کا ذکر نہیں ہے لیکن دیگر صحیح حدیثوں میں صاف طور پر مذکور ہے کہ کعبۃ اللہ میں پناہ لینے والے خلیفۂ مہدی ہی ہوں گے جن سے جنگ کے لیے سفیانی کا لشکر شام سے چلے گا اور جب مقام بیدا میں پہنچے گا تو دھنسا دیا جائیگا اسی طرح صحیح احادیث میں یہ تصریح موجود ہے کہ بغیر شمار کیے لپ بھر بھر مال عطا کرنے والے خلیفۂ مہدی ہی ہیں اس لیے بلا ریب ان مذکورہ حدیثوں میں خلیفۂ مہدی کی طرف واضح اشارہ ہے اور یہ حدیثیں انہی سے متعلق ہیں۔

(۵) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دنیا کا

---

(۱) الحافظ الحجة سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير الأزدي السجستاني أبوداؤد إمام أهل الحديث في زمانه أصله من سجستان رحل رحلة كبيرة وتوفي بالبصرة سنة ۲۷۵ھ، له السنن في جزئين وهو أحد الكتب الستة جمع فيه ۴۸۰۰ حديثا انتخبها من ۵۰۰۰۰۰ حديثا وله المراسيل الصغيرة في الحديث وكتاب الزهد. مخطوطة في خزانة القرويين بخط أندلسي والبعث والنشور مخطوطة رسالة وتسمية الاخوة مخطوطة رسالة: الاعلام ج ۳ ص ۱۲۲.

يَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ لَاتَذْهَبُ اَوْلَا تَنْقَضِي الدُّنْيَا حَتّٰى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اسْمُهٗ اِسْمِيْ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ لَفْظُ عَمْرٍو وَ اَبِيْ بَكْرٍ بِمَعْنٰى سُفْيَانَ. (١)

قُلْتُ مَدَارُ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ عَلٰى عَاصِمِ[٢] بْنِ بَهْدَلَةَ الْمَعْرُوْفِ بِابْنِ اَبِي النُّجُوْدِ اَحَدِ الْقُرَّاءِ السَّبْعَةِ اَخْرَجَ لَهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰى مَقْرُوْنًا وَالْاَرْبَعَةُ، وَثَّقَهُ اَحْمَدُ وَالْعِجْلِيُّ وَ يَعْقُوْبُ بْنُ سُفْيَانَ وَاَبُوْزُرْعَةَ وَاَمَّا زِرٌّ فَهُوَابْنُ حُبَيْشٍ الْاَسَدِيُّ الْكُوْفِيُّ اَخْرَجَ لَهُ السِّتَّةُ وَاَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الصَّحَابِيُّ الْفَقِيْهُ الْمَعْرُوْفُ فَمَعْلُوْمٌ بِمَا ذُكِرَ اَنَّ الْحَدِيْثَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ الْحَاكِمُ فِيْ مُسْتَدْرَكِهٖ مَانَصُّهٗ وَالْحَدِيْثُ الْمُفَسَّرُ بِذٰلِكَ الطَّرِيْقِ وَطُرُقِ حَدِيْثِ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ كُلُّهَا صَحِيْحَةٌ اَيْ كُلُّ طُرُقِهٖ صَحِيْحَةٌ عَلٰى مَا اَصَّلْتُهٗ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ بِالْاِحْتِجَاجِ بِاَخْبَارِ عَاصِمِ ابْنِ اَبِي النُّجُوْدِ اِذْ هُوَ اِمَامٌ مِّنْ اَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ(٣)

(٦) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا فِطْرٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ اَبِيْ بَزَّةَ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَمْ يَبْقَ مِنَ الدَّهْرِ اِلَّا يَوْمٌ لَبَعَثَ اللّٰهُ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يَمْلَأُهَا عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ

صرف ایک دن باقی بچے گا تو اللہ تعالیٰ اسی دن کو دراز فرما دیں گے تاکہ میرے اہل بیت سے ایک شخص کو پیدا فرمائیں جس کا نام اور ولدیت میرے نام اور ولدیت کے مطابق ہوگی۔ وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ (یعنی پوری دنیا میں عدل و انصاف ہی کی حکمرانی ہوگی) جس طرح وہ (اس سے پہلے) ظلم و زیادتی سے بھری ہوگی۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۵۸۸)

(۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اگر زمانہ سے ایک ہی

---

(١) سنن ابی داؤد اول کتاب المهدی ج ٢ ص ٥٨٨.

(٢) عاصم بن بهدله راجع تهذيب التهذيب ج ٥ ص ٣٥ وخلاصه التذهيب ص ١٨١ وزر بن حبيش تهذيب التهذيب ج ٣ ص ٢٧٧.

(٣) المستدرك كتاب الفتن والملاحم ج٢ ص ٥٥٧ - وقال صاحب عون المعبود سكت عنه ابو داؤد والمنذري وابن القيم وله شاهد صحيح من حديث على عند ابى داؤد ورواه الترمذي كما مر وابن ماجة واحمد من حديث ابى سعيد الخدرى فالحديث صحيح بشواهده والله اعلم.

جَوْرًا الخ(١).

اَقُوْلُ اَمَّا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ فَهُوَ عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُثْمَانَ الْعَبْسِيُّ اَبُوالْحَسَنِ الْكُوْفِيُّ الْحَافِظُ اَحَدُ الْاَعْلَامِ اَخْرَجَ لَهُ الشَّيْخَانِ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ قَالَ ابْنُ مَعِيْنٍ ثِقَةٌ اَمِيْنٌ(٢) وَاَمَّا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ فَهُوَ عَمْرُو بْنُ حَمَّادِبْنِ الزُّهَيْرِ التَّيْمِيُّ مَوْلٰى اٰلِ طَلْحَةَ اَبُوْ نُعَيْمٍ الْكُوْفِيُّ الْمُلَائِيُّ الْاَحْوَلُ الْحَافِظُ الْعَالِمُ قَالَ اَحْمَدُ ثِقَةٌ يَقْظَانٌ عَارِفٌ بِالْحَدِيْثِ وَقَالَ الْفَسْوِيُّ اَجْمَعَ اَصْحَابُنَا عَلٰى اَنَّ اَبَا نُعَيْمٍ كَانَ غَايَةً فِي الْاِتْقَانِ اَخْرَجَ لَهُ السِّتَّةُ، وَاَمَّا فِطْرٌ فَهُوَ ابْنُ خَلِيْفَةَ الْقُرَشِيُّ الْمَخْزُوْمِيُّ اَبُوْبَكْرٍ الْحَنَّاطُ الْكُوْفِيُّ اَخْرَجَ لَهُ الْبُخَارِيُّ وَالْاَرْبَعَةُ وَثَّقَهُ اَحْمَدُ وَ ابْنُ مَعِيْنٍ وَالْعِجْلِيُّ وَابْنُ سَعْدٍ. اَمَّا الْقَاسِمُ بْنُ اَبِيْ بَزَّةَ[٣] فَهُوَ اَبُوالطُّفَيْلِ فَهُوَ عَامِرُبْنُ وَاثِلَةَ الْكِنَانِيُّ اللَّيْثِيُّ اَحَدُ الصَّحَابَةِ وَاٰخِرُهُمْ وَفَاتًا عَلَى الْاِطْلَاقِ وَ اَخْرَجَ لَهُ السِّتَّةُ وَالْحَاصِلُ اَنَّ الْحَدِيْثَ صَحِيْحٌ(٣) عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

(٧) حَدَّثَنَا اَحْمَدُبْنُ اِبْرَاهِيْمَ ثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ ثَنَا اَبُوالْمَلِيْحِ الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ عَنْ زِيَادِ بْنِ بَيَانٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ نُفَيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمَهْدِيُّ مِنْ

دن باقی رہ جائے گا، تب بھی، اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو بھیجے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے معمور کر دے گا جس طرح وہ (اس سے قبل) ظلم سے بھری ہوگی۔ ایضاً

(۷) حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ مہدی میری نسل اور فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کی اولاد سے ہوگا۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۵۸۸)

---

(١) سنن ابی داؤد ج٢ ص ٥٨٨.

(٢) عثمان بن ابی شيبة روى عنه الجماعة سوى الترمذى وسوى النسائى فروى فى اليوم والليلة عن زكريا بن يحيى السجزى عنه ومسند على عن ابى بكر المروزى عنه - تهذيب التهذيب ج ٧ ص ١٣٥ - الفضل بن دكين ولد سنة ١٣٠هـ ومات سنة ٢١٨ روى عنه البخارى فاكثر راجع تهذيب التهذيب ج ٨ ص٢٤٣ وخلاصة تذهيب ص ٣٠٨ - فطر بن خليفة القرشى المخزومى مولاهم ابو بكر الخياط الكوفى قال العجلى كوفى ثقة حسن الحديث وكان فيه تشيع قليل وقال النسائى لا بأس به وقال فى موضع آخر ثقة، حافظ، كيس مات سنة ١٥٣هـ روى له البخارى مقرونا وقال ابن سعد كان ثقة ان شاء الله ومن الناس من يستضعفه وكان لا يدع احدا يكتب عنه وكان احمد بن حنبل يقول هو خشبى مفرط (اى من الخشبية فرقة من الجهمية) قال الساجى وكان يقدم عليا على عثمان وقال السعدى زائغ غير ثقة وقال الدار قطنى فطر زائغ ولم يحتج به البخارى وقال عدى له احاديث صالحة عند الكوفيين وهو متماسك وارجو انه لا بأس به تهذيب التهذيب ج ٨ ص ٢٧٠ وخلاصة تذهيب ص ٣١١.

عترتي(١) من ولد فاطمة قال عبد الله بن جعفر و سمعت ابا المليح يثني على على بن نفيل ويذكر منه صلاحا(٢)

اقول اما احمد بن(٣) ابراهيم فهو ابو علي احمد بن ابراهيم بن خالد الموصلي نزيل بغداد كتب عنه احمد بن حنبل ويحيى بن معين وقال لا باس به وقال صاحب تاريخ الموصل كان ظاهر الصلاح والفضل وذكره ابن حبان في الثقات وقال ابراهيم بن الجنيد عن ابن معين ثقة صدوق اخرج له ابوداود وابن ماجة في تفسيره واما عبد الله(٣) بن جعفر الرقي فهو ابو عبد الرحمن عبد الله بن جعفر بن غيلان الاموي وثقه ابوحاتم اخرج له الستة. واما ابو المليح (٥) الحسن بن عمر فهو ابن يحيى الفزاري ابو المليح الرقي قال احمد ثقة ضابط الحديث صدوق اخرج له البخاري تعليقا وابوداود والنسائي وابن ماجة قال ابوزرعة ثقة وقال ابوحاتم يكتب حديثه وذكره ابن حبان في الثقات وقال الدار قطني ثقة وقال عثمان الدارمي عن ابن معين ثقة واما زياد بن(٦) بيان فهو الرقي

(٣) القاسم بن ابي بزة (بزة بفتح الموحدة وتشديد الزاي) المخزومي مولاهم وجده من فارس اسلم على يد السائب بن صيفي وكان ثقة قليل الحديث وقال ابن حبان لم يسمع التفسير من مجاهد احد غير القاسم وكل من يروي عن مجاهد التفسير فانما اخذه من كتاب القاسم وذكر البخاري في الاوسط بسنده مات سنة ١١٥هـ تهذيب التهذيب ج٨ ص٢٧٨ وخلاصة تذهيب ص٣١١.

(٤) وفي مشكوة المصابيح ج٢ ص ٤٧٠ من عترتي من أولاد فاطمة.

(١) عترتي قال الخطابي العترة ولد الرجل من صلبه وقد تكون العترة الاقرباء وبني العمومة.

(٢) سنن ابي داود اول كتاب المهدي ج ٢ ص ٥٨٨.

(٣) أحمد بن ابراهيم بن خالد الموصلي تهذيب التهذيب ج ١ ص ٨.

(٤) عبد الله بن جعفر بن غيلان ابو عبد الرحمن القرشي مولاهم قال ابن ابي خيثمة عن ابن معين ثقة وقال النسائي ليس به بأس قبل أن يتغير وقال هلال بن العلاء ذهب بصره سنة (١٦) وتغير سنة (١٨)هـ ومات سنة ٢٢٠هـ وقال ابن حبان في الثقات لم يكن اختلاطه فاحشا ربما خالف ووثقه العجلي تهذيب التهذيب ج ٥ ص ١٥١.

(٥) ابو المليح الحسن بن عمر الفزاري مولاهم اخرج له النسائي في اليوم والليلة- تهذيب التهذيب ج٢ ص٢٦٧ وخلاصة التذهيب ص٨٠.

(٦) زياد بن بيان الرقي صدوق عابد من السادسة من رواة ابي داود وابن ماجة تقريب التهذيب ص ٨٣ وخلاصة التذهيب ص١٢٧ وقال البخاري في اسناده (ابوزياد بن بيان) نظر وقال ابن عدي والبخاري انما أنكر من حديث زياد بن بيان هذا الحديث وهو معروف به والظاهر ان زياد بن بيان وهم في رفعه لكن هذا الحديث اسناده جيد لان زياد بن بيان صدوق عابد وعلي بن نفيل لا بأس به فليس للوهم وجود علما بان هناك أحاديث اخرى تشهد له.

العابد قال البخاري قال عبد الغفار ثنا ابو المليح انه سمع زياد بن بيان وذكر فضله وقال النسائي ليس به بأس وذكره ابن حبان في الثقات وقال كان شيخا صالحا. واما علي(١) بن نفيل فهو ابن نفيل بن زراع النهدي ابو محمد الجزري الحراني قال عبد الله بن جعفر الرقي سمعت ابا المليح الرقي يثني على بن نفيل ويذكر منه صلاحا وقال ابوحاتم لا باس به وذكره ابن حبان في الثقات وذكره العقيلي في كتابه وقال لا يتابع على حديثه في المهدي ولا يعرف الا به وفي المهدي احاديث جياد من غير هذا الوجه واما سعيد بن المسيب فهو امام مشهور. فالحديث صحيح لا ضعف فيه واما قول العقيلي انه لا يتابع على حديثه في المهدي فلا يضر في صحة الحديث اذ لا يشترط في صحته وجود المتابع - وتبين من قول العقيلي ان الاحاديث الصحيحة موجودة في المهدي -

الحديث(٨) حدثنا سهل بن تمام بن بزيع نا عمران القطان عن قتادة عن ابي نضرة عن ابي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المهدي مني اجلى(٢) الجبهة اقنى(٣) الانف يملأ الارض قسطا و عدلا كما ملئت ظلما وجورا ويملك سبع سنين الخ(٤)-

اقول اما سهل(٥) بن تمام بن بزيع فهو الطفاوي السعدي ابو عمرو البصري قال ابوزرعة لم يكن بكذاب ربما وهم في الشئ وقال ابو حاتم شيخ وذكره ابن حبان في الثقات وقال

(٨) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی مجھ سے ہوگا (یعنی میری نسل سے ہوگا) اس کا چہرہ خوب نورانی، چمک دار اور ناک ستواں و بلند ہوگی۔ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا، جس طرح پہلے وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ (مطلب یہ ہے کہ مہدی کی خلافت سے پہلے دنیا میں ظلم و زیادتی کی حکمرانی ہوگی اور عدل و انصاف کا نام و نشان تک نہ ہوگا۔) ایضاً

(١) علي بن نفيل - خلاصة التذهيب ص ٢٧٨ وتهذيب التهذيب ج ٧ ص ٣٤٢ والتقريب ص١٨٦.

(٢) اجلى الجبهة: الذي انحسر الشعر عن جبهته.

(٣) اقنى الأنف: الذي طول في انفه ورقة في ارنبه مع حدب في وسطه.

(٤) سنن ابي داود اول كتاب المهدي ج٢ ص ٥٨٨ واخرجه الحافظ ابوبكر البيهقي في البعث والنشور.

(٥) سهل بن تمام بن بزيع الطفاوي: تهذيب التهذيب ج ٤ ص٢١٧.

يخطئ اخرج له ابوداود واما عمران(١) القطان فهو عمران بن داود العمي ابوالعوام البصري احد العلماء واثنى عليه يحيى بن سعيد القطان ووثقه عفان بن مسلم وقال احمد ارجو ان يكون صالح الحديث قال في التقريب صدوق يهم ورمي برأي الخوارج وفي تهذيب التهذيب قال عمرو بن علي كان ابن مهدي يحدث عنه وكان يحيى لايحدث عنه وقد ذكره يحيى يوما فاحسن الثناء عليه وقال الآجري عن ابي داود هو من اصحاب الحسن وما سمعت الا خيرا وقال ابن عدي هو ممن يكتب حديثه وذكره ابن حبان في الثقات وقال الساجي صدوق وثقه عفان وقال العقيلي من طريق ابن معين كان يرى رأي الخوارج ولم يكن داعية وقال الترمذي قال البخاري صدوق يهم وقال ابن شاهين في الثقات كان من اخص الناس بقتادة وقال العجلي بصري ثقة وقال الحاكم صدوق الخ ـ

فهذه اقوال الائمة في تعديله وقد جرحه قوم بجرح مبهم فقال الدوري عن ابن معين ليس بالقوي وقال مرة ليس بشيء لم يرو عنه يحيى بن سعيد وهذا القول من ابن معين لايضره فان الجرح المبهم لايترجح على التعديل ، وعدم رواية يحيى بن سعيد لايدل على مجروحيته وقد نقل عنه حسن الثناء عليه كما تقدم وقال ابوداود مرة ضعيف افتى في ايام ابراهيم بن عبدالله بن حسن بفتوى شديدة فيها سفك الدماء قال وقدم ابوداود اباهلال الراسبي عليه تقديما شديدا وقال النسائي ضعيف الخ وهذا ايضا جرحا مبهما لايتقدم على تعديله وقد نقلنا عن ابي داود انه قال ماسمعت عليه الا خيرا واما ماقاله ابو المنهال عن يزيد بن زريع كان حروريا كان يرى السيف على اهل القبلة فقدانتقده الحافظ العسقلاني رحمه الله حيث قال قلت في قوله حروريا نظر ولعله شبهه بهم قد ذكر ابو يعلى في مسنده القصة عن ابي المنهال في ترجمة قتادة عن انس رضي الله عنه ولفظه قال يزيد كان ابراهيم يعني ابن عبدالله بن حسن لما خرج يطلب الخلافة استفتاه عن شيء فافتاه بفتيا قتل بها رجال مع ابراهيم الخ وكان ابراهيم ومحمد خرجا على المنصور في طلب الخلافة لان المنصور كان في زمن امية بايع محمدا بالخلافة فلمازالت دولة بني امية وولى المنصور الخلافة يطلب محمدا ففر فالح في طلبه فظهر بالمدينة وبايعه قوم وارسل اخاه ابراهيم الى البصرة فملكها وبايعه قوم فقدر انهما قتلا وقتل معهما جماعة كثيرة وليس هؤلاء من الحرورية في شيء الخ كلام الحافظ رحمه الله تعالى ـ

(١) عمران القطان بن داود العمي البصري ابو العوام تهذيب التهذيب ج ٨ ص ١١٥و١١٦و١١٧ وتقريب التهذيب ص ١٩٧ وخلاصة التذهيب ص ٢٩٥.

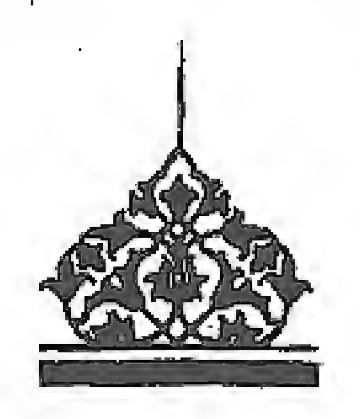
وخلاصة الكلام ان المعدلين في شان عمران اكثر، ثناءهم اقوى واما الجارحون فاقل وجرحهم غير معتدبه ومن ههنا نرى الحافظ ابن حجر رحمه الله تعالى في تقريبه لم يذهب الى جرحه بل اختار تعديله وتوثيقه حيث قال صدوق يهم وقد صحح الحاكم رواياته وانما اطنبنا الكلام فيه لان الذهبي رحمه الله تعالى لم يسلم تصحيح الحاكم لروايات وقع فيها ذكر عمران القطان واستند بجرح بعض الائمة فيه حيث قال عمران القطان جرح عليه غيرواحد من الائمة مع انه ، لم يوازن بين جرحه وتعديله حتى يسبر الراجح حسب القواعد الاصولية وقد اخرج له البخاري تعليقا والاربعة والله تعالى اعلم ـ

واما قتادة(١) فهو ابن دعامة السدوسي احد الائمة المعروفين اخرج له الستة.

واما ابونضرة(٢) فهوالمنذر بن قطعة العبدي العوقي اخرج له البخاري تعليقا و مسلم والاربعة وثقه ابن معين والنسائي وابوزرعة وابن سعد و حاصل الكلام ان الحديث صحيح لا غبار عليه ـ

(١) قتادة بن دعامة: تهذيب التهذيب ج ٨ ص ٣١٥ وتقريب التهذيب ص ٢٠٨ وفي خلاصة التذهيب ص ٣١٥ احد الأئمة الاعلام حافظ مدلس وقد احتج به ارباب الصحاح.

(٢) ابو نضرة المنذر بن مالك بن قطعة بضم قاف وفتح المهملة العبدي العوقي بفتح المهملة والواو ثم قاف البصري ثقة من الثالثة مات سنة ثمان او تسع ماة - تقريب التهذيب ص ٢٥٤ وفي تهذيب الكمال العوقة بطن من عبد القيس حاشية تهذيب التهذيب ج١ ص ٢٦٨- وفي خلاصة التذهيب ص ٣٨٧ قطعه بكسر القاف وسكون المهملة - قال ابن ابي حاتم سئل ابي عن ابي نضرة وعطية فقال ابو نضرة احب الي وقال ابن سعد ثقة كثير الحديث وليس كل احد يحتج به واورده العقيلي في الضعفاء ولم يذكر فيه قدحا لأحد - تهذيب التهذيب ج١٠ ص٢٦٨و٢٦٩،



(۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ صَاحِبٍ لَّهُ عَنْ اُمِّ سَلْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُوْنُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيْفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ هَارِبًا اِلٰى مَكَّةَ فَيَاْتِيْهِ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُوْنَهُ وَهُوَ كَارِهٌ فَيُبَايِعُوْنَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَيُبْعَثُ اِلَيْهِ بَعْثٌ مِّنَ الشَّامِ فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَاِذَا رَاَى النَّاسُ ذٰلِكَ اَتَاهُ اَبْدَالُ(۱) الشَّامِ وَعَصَائِبُ(۲) اَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُوْنَهُ ثُمَّ يَنْشَؤُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ اَخْوَالُهُ كَلْبٌ فَيَبْعَثُ اِلَيْهِمْ بَعْثًا فَيَظْهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ وَ ذٰلِكَ كَلْبٌ وَالْخَيْبَةُ لِمَنْ لَّمْ يَشْهَدْ غَنِيْمَةَ كَلْبٍ

۹-۱۰-۱۱۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ ایک خلیفہ کی وفات کے وقت (نئے خلیفہ کے انتخاب پر مدینہ کے مسلمانوں میں) اختلاف ہوگا ایک شخص (یعنی مہدی اس خیال سے کہ کہیں لوگ مجھے نہ خلیفہ بنا دیں) مدینہ سے مکہ چلے جائیں گے۔ مکہ کے کچھ لوگ (جو انہیں بحیثیت مہدی کے انہیں پہچان لیں گے) ان کے پاس آئیں گے اور انہیں (مکان) سے باہر نکال کر حجر اسود و مقام ابراہیم کے درمیان ان سے بیعت (خلافت) کرلیں گے (جب ان کی خلافت کی خبر عام ہوگی) تو ملکِ شام سے ایک لشکر ان سے جنگ کے لیے روانہ ہوگا (جو آپ تک پہنچنے سے پہلے ہی) مکہ و مدینہ کے درمیان بیداء (چٹیل میدان) میں زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا (اس عبرت خیز ہلاکت کے بعد) شام کے ابدال اور عراق کے اولیاء آکر آپ سے بیعت

(۱) الابدال: قوم من الصالحين لا تخلو الدنيا منهم، اذا مات واحد منهم ابدل الله تعالى مكانه بآخر والواحد بدل : مجمع البحار ج ۱ ص ۸۱ - وقال الشيخ المحقق عبد الفتاح ابو غدة في تعليقه على "المنار المنيف" ص ۱۳۷ وقد شغلت مسألة الابدال في العصور المتأخرة كثيرا من العلماء فاطالوا الكلام فيها وافردها بعضهم بالتاليف كما ترى السخاوي في المقاصد الحسنة قد اطال فيها ص۸ - ۱۰ وافردها بجزء سماه "نظم اللآل على الأبدال" وكذلك معاصره السيوطي اطال فيها في "اللآلي المصنوعة ۲/ ۳۳۰-۳۳۲ ثم قال وقد جمعت طرق هذا الحديث كلها في تاليف مستقل فاغنى عن سوقها هنا وتاليفه هو الخبر الدال على وجود القطب والأوتاد والنجباء والأبدال وهو مطبوع في ضمن كتابه الحاوي للفتاوى، وساق ابن القيم هذا الخبر ص ۱۴۴ وصححه بينما هو في ص۱۳۶ قد عد احاديث الأبدال كلها من الأحاديث الباطلة وهذا التعميم خطاه والصواب ان معظمها باطل وليس كلها ولا سيما والصحيح هو حديث منها (حاشية عقد الدرر ص ۱۳۹) .

فَيَقْسِمُ الْمَالَ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ يُلْقِي الْاِسْلَامُ بِجِرَانِهِ اِلَى الْاَرْضِ فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِيْنَ ثُمَّ يُتَوَفّٰى وَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامٍ تِسْعَ سِنِيْنَ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ سَبْعَ سِنِيْنَ -

(۱۰) ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَا عَبْدُالصَّمَدِ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَالْحَدِيْثِ قَالَ تِسْعَ سِنِيْنَ قَالَ غَيْرُ مُعَاذٍ عَنْ هِشَامٍ تِسْعَ سِنِيْنَ -

(۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ اَبُوالْعَوَّامِ نَا قَتَادَةُ عَنْ اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اُمِّ سَلْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَ الْحَدِيْثِ وَحَدِيْثُ مُعَاذٍ اَتَمُّ الخ(۱)

اَقُوْلُ هٰذَالْحَدِيْثُ بِالطُّرُقِ الثَّلَاثَةِ فِيْ غَايَةٍ مِّنَ الْقُوَّةِ والصِّحَّةِ فَاِنَّ مُحَمَّدَ(۲) بْنَ الْمُثَنّٰى(۳) هُوَالْعَنَزِيُّ اَبُوْ مُوْسَى الزَّمِنُ الْبَصْرِيُّ الْحَافِظُ اَخْرَجَ لَهُ السِّتَّةُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حُجَّةٌ - وَاَمَّا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ فَهُوَ الدَّسْتُوَائِيُّ الْبَصْرِيُّ نَزِيْلُ الْيَمَنِ اَخْرَجَ لَهُ السِّتَّةُ ، وَاَمَّا اَبُوْهُ فَهُوَ هِشَامُ(۴) بْنُ اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ

خائب کریں گے۔ بعد ازاں ایک قریشی النسل شخص (یعنی سفیانی) جس کی ننہال قبیلہ کلب میں ہوگی خلیفہ مہدی اور اُن کے اعوان و انصار جنگ کے لیے ایک لشکر بھیجے گا۔ یہ لوگ اس حملہ آور لشکر پر غالب ہوں گے یہی (جنگ) کلب ہے اور خسارہ ہے اس شخص کے واسطے جو کلب سے حاصل شدہ غنیمت میں شریک نہ ہو (اس فتح و کامرانی کے بعد) خلیفہ مہدی خوب داد و دہش کریں گے اور لوگوں کو ان کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت پر چلائیں گے اور اسلام مکمل طور پر زمین میں مستحکم ہو جائے گا (یعنی دُنیا میں پُورے طور پر اسلام کا رواج و غلبہ ہوگا) بحالتِ خلافت، مہدی دُنیا میں سات سال اور دوسری روایات کے اعتبار سے ۹ سال رہ کر فوت ہو جائیں گے اور مُسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کریں گے۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۵۸۹)

(۲) العصائب جمع عصابة وهم الجماعة من الناس من العشرة الى الأربعين لاواحد لها من لفظها وقيل اريد جماعة من الزهاد سماهم العصائب (النهاية) جران : باطن العنق ومعناه قر قراره واستقام كما ان البعير اذا برك واستراح مد عنقه على الأرض.

(۱) سنن ابي داود كتاب المهدي ج ۲ ص۵۸۹.

(۲) محمد بن المثنى بن عبيد بن قيس العنزي بفتح العين والنون خلاصة التذهيب ص ۳۵۷.

بن سنبر الدستوائي ابوبكر البصري اخرج له الستة واما قتادة فهو ابن دعامة السدوسي ابوالخطاب البصري الاكمه احد الائمة الاعلام اخرج له الستة -

وأما صالح(۱) ابوالخليل فهو ابن ابي مريم الضبعي ابوالخليل البصري اخرج له الستة واما صاحبه فهو عبدالله بن الحارث بن نوفل وقد صرح به في الرواية احدى عشر ونص عليه في كتب الرجال وهذا عبدالله(۲) بن الحارث من اولاد الصحابة حنكه النبي صلى الله عليه وسلم اخرج له الستة وثقه ابن معين وغيره فالحديث على شرط الشيخين والاربعة في غاية من الجودة والصحة وهكذا الطريقان اللذان بعده والله اعلم -

---

ضروری وضاحت "ابدال" بدل کی جمع ہے۔ ابدال اولیائے کرام کی اس جماعت کو کہتے ہیں جن کا بدل اللہ تعالیٰ پیدا کرتا رہتا ہے۔ دنیا ان کے وجود سے کبھی خالی نہیں ہوتی۔ ایک کی وفات ہوتی ہے اور دوسرا اس کی جگہ آجاتا ہے۔ تبادل کے اسی غیر منقطع سلسلہ کی بنا پر انھیں ابدال کہا جاتا ہے۔ ابدال کے بارے میں امام سخاویؒ نے "مقاصد حسنہ" میں طویل کلام کیا ہے۔ اسی طرح امام سیوطیؒ نے اللآلی المصنوعہ میں مبسوط بحث کی ہے۔ علاوہ ازیں ایک مستقل رسالہ بھی اس موضوع پہ لکھا ہے جو ان کے فتاوی الحاوی میں شامل ہے۔ ابدال سے متعلق اگرچہ اکثر روایتیں غیر معتبر اور بے اصل ہیں، لیکن بلاشبہ بعض روایتیں صحیح بھی ہیں چنانچہ پیش نظر روایت صحیح ہے اور اس میں بصراحت ابدال کا ذکر موجود ہے۔ اس لیے جن لوگوں نے اس سلسلہ کی روایتوں کو سرے سے باطل قرار دے دیا ہے۔ ان کا قول صحت سے بعید ہے۔

---

(۳) معاذ بن هشام بن سنبر الدستوائي قال ابن معين صدوق ليس بحجة وقال ابن عدى له حديث كثير ربما يغلط وارجو انه صدوق خلاصة التذهيب ص۳۸۰ وفي تقريب التهذيب ص ۲۴۸ صدوق ربما وهم من التاسعة مات سنة مائتين.

(۴) هشام بن ابى عبدالله بن سنبر الدستوائي ابوبكر البصري كان يبيع الثياب التي تجلب من دستواء فنسب إليها قال على بن الجعد سمعت شعبة يقول كان هشام احفظ منى واعلم عن قتادة وقال البزار الدستوائي احفظ من ابى هلال - تهذيب التهذيب ج۱۱ ص ۴۰-۴۱.

(۱) صالح ابو الخليل ابن ابى مريم الضبعي مولاهم وثقه ابن معين والنسائي، تقريب التهذيب ص ۱۱۲ وخلاصة التذهيب ص ۱۷۱.

(۲) عبد الله بن الحارث بن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب بن هاشم الهاشمي ابو محمد المدني لقبه ببه قال ابن معين وابو زرعة والنسائي ثقة وقال ابن عبد البرفي الاستيعاب اجمعوا على انه ثقة وقال ابن حبان هو من فقهاء اهل المدينة - تهذيب التهذيب ج۵ ص ۱۵۷ - ۱۵۸.

(۱۲) قَالَ اَبُوْ دَاودَ وَ حُدِّثْتُ عَنْ هَارُوْنَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ اَبِیْ قَيْسٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَنَظَرَ اِلٰی ابْنِهِ الْحَسَنِ فَقَالَ اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ سَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ يُسَمّٰی بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْبِهُهٗ(۱) فِی الْخُلُقِ وَلَا يُشْبِهُهٗ فِی الْخَلْقِ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةً يَمْلَاُ الْاَرْضَ عَدْلًا الخ(۲)

اَقُوْلُ اَمَّا هَارُوْنُ (۳) بْنُ الْمُغِيْرَةِ فَهُوَ الْبَجَلِیُّ اَبُوْ حَمْزَةَ الرَّازِیُّ قَالَ جَرِيْرٌ لَا اَعْلَمُ بِهٰذِهِ الْبَلْدَةِ اَصَحَّ حَدِيْثًا مِنْهُ وَقَالَ النَّسَائِیُّ كَتَبَ عَنْهُ يَحْيٰی بْنُ مَعِيْنٍ وَقَالَ صَدُوْقٌ وَقَالَ الْآجُرِیُّ عَنْ اَبِیْ دَاودَ لَيْسَ بِهٖ بَاْسٌ هُوَ فِی الشِّيْعَةِ وَذَكَرَ ابْنُ حِبَّانَ فِی الثِّقَاتِ وَقَالَ رُبَّمَا اَخْطَاَ وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ يَحْيَی بْنِ مَعِيْنٍ شَيْخٌ صَدُوْقٌ ثِقَةٌ وَقَالَ السُّلَيْمَانِیُّ فِيْهِ نَظَرٌ اَخْرَجَ لَهٗ اَبُوْدَاودَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَمَّا عَمْرُو بْنُ(۴) اَبِیْ قَيْسٍ فَهُوَ الرَّازِیُّ الْاَزْرَقُ الْكُوْفِیُّ نَزَلَ الرَّیَّ قَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ الْمُقْرِیُّ دَخَلَ الرَّازِيُّوْنَ عَلَی الثَّوْرِیِّ فَسَاَلُوْهُ الْحَدِيْثَ فَقَالَ اَلَيْسَ عِنْدَكُمُ الْاَزْرَقُ يَعْنِیْ عَمْرَو بْنَ اَبِیْ قَيْسٍ وَقَالَ الْآجُرِیُّ عَنْ اَبِیْ دَاودَ فِیْ حَدِيْثِهٖ خَطَاٌ وَقَالَ فِیْ مَوْضِعٍ لَا بَاْسَ بِهٖ وَذَكَرَ ابْنُ حِبَّانَ فِی الثِّقَاتِ -

---

(۱۲) ابو اسحاق السبیعی روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے برخوردار حضرت حسنؓ کو دیکھتے ہوئے کہا میرا یہ بیٹا سید ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سیدؔ نامزد کیا ہے۔ اس کی اولاد میں ایک شخص پیدا ہوگا اس کا نام وہی ہوگا جو تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی ہے۔ (یعنی اس کا نام محمد ہوگا) سیرت و اخلاق میں (میرے بیٹے) حسنؓ کے مشابہ ہوگا اور شکل و صورت میں اس کے مشابہ نہ ہوگا۔ اس کے بعد پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا کہ یہ شخص زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۵۸۹)

تنبیہ "يشبهه في الخُلق ولا يشبهه في الخَلق" کا ترجمہ بعض حضرات نے یہ کیا ہے کہ وہ سیرت و اخلاق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں گے اور شکل و صورت

---

(۱) اى يشبه في السيرة ولا يشبه في الصورة.

(۲) سنن ابى داود كتاب المهدى ج ۲ ص ۵۸۹ - قال المنذرى هذا حديث منقطع لان ابا اسحٰق السبيعي في سنده رأى عليا رؤية - مختصر سنن ابى داود ۶/۱۶۲ تعليق عقد الدرر ۸۲.

(۳) هارون بن المغيرة بن حكيم البجلي الرازى، تهذيب التهذيب ج ۱۱ ص ۱۲.

(۴) عمرو بن ابى قيس الرازى الأزرق، تهذيب التهذيب ج ۸ ص ۸۲.

وَقَالَ ابْنُ شَاهِيْنَ فِي الثِّقَاتِ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ لَابَأْسَ بِهٖ كَانَ يَهِمُ فِي الْحَدِيْثِ قَلِيْلًا وَقَالَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ الْبَزَّارِ فِي السُّنَنِ مُسْتَقِيْمُ الْحَدِيْثِ اَخْرَجَ لَهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا وَالْاَرْبَعَةُ - وَاَمَّا شُعَيْبُ بْنُ خَالِدٍ(۱) فَهُوَالْبَجَلِيُّ الرَّازِيُّ كَانَ قَاضِيَا الْمَجُوْسِ وَالدَّهَاقِيْنِ وَعَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَاضِي الْمُسْلِمِيْنَ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ حَفِظَ مِنَ الزُّهْرِيِّ وَ مَالِكٍ شَابًّا وَقَالَ النَّسَائِيُّ لَيْسَ بِهٖ بَأْسٌ وَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ وَقَالَ الدُّوْرِيُّ عَنِ ابْنِ مَعِيْنٍ لَيْسَ بِهٖ بَأْسٌ وَقَالَ الْعِجْلِيُّ رَازِيٌّ ثِقَةٌ اَخْرَجَ لَهُ اَبُوْدَاوُدَ - وَاَمَّا اَبُوْ اِسْحٰقَ فَالظَّاهِرُ اَنَّهُ السَّبِيْعِيُّ(۲) اَلْمَعْرُوْفُ بِالْعَدَالَةِ وَالْعِلْمِ اَحَدُالْاَئِمَّةِ الْاَعْلَامِ اَخْرَجَ لَهُ السِّتَّةُ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ هُوَ فَاِمَّا اَنْ يَكُوْنَ الشَّيْبَانِيُّ اَوِالْمَدَنِيُّ وَكِلَا هُمَا مِنَ الثِّقَاتِ الْمُعْتَبَرِيْنَ اَخْرَجَ لَهُمَا السِّتَّةُ وَاَمَّا غَيْرُ هٰؤُلَاءِ فَلَيْسُوْا مِنْ هٰذِهِ الطَّبَقَةِ وَلَمْ يُخْرِجْ اَبُوْدَاوُدَ حَدِيْثَهُمْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَالْحَاصِلُ اَنَّ الْحَدِيْثَ صَحِيْحٌ جَيِّدٌ اِسْنَادُهُ اِنْ ثَبَتَ لِقَاءُ اَبِيْ دَاوُدَ بِهَارُوْنَ وَاِلَّا فَالْحَدِيْثُ مُعَلَّقٌ يَصِحُّ الْاِحْتِجَاجُ بِهٖ عَلٰى رَأْيِ مَنْ يَرَى الْاِرْسَالَ حُجَّةً -

وَقَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْحُجَّةُ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ الْحَاكِمُ فِيْ مُسْتَدْرَكِهٖ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

(۱۳) ذَكَرَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِاِسْنَادِهٖ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ رَجُلٌ مِّنْ اُمَّتِيْ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ كَعِدَّةِ اَهْلِ

میں مشابہ نہیں ہوں گے ۔ اس ترجمہ میں یشبہہ کی ضمیر مفعول کی نبی علیہ السلام کی جانب راجع کیا ہے، لیکن میرے نزدیک یہ ترجمہ درست نہیں ہے کیونکہ ایک حدیث میں صراحت کے ساتھ مذکور ہے کہ خلیفۂ مہدی شکل و صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں گے ۔ اس لیے اس حدیث کے پیش نظر مفعول کی ضمیر کا مرجع بجائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت حسنؓ ہی ہیں ۔ واللہ اعلم بالصواب ۔

(۱۳) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ میری اُمت کے ایک شخص (مہدی) سے رکن حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اہل بدر کی تعداد کے مثل (یعنی ۳۱۳) افراد بیعت خلافت کریں گے ۔ بعدازاں اس خلیفہ کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال آئیں گے ؛ بیعت خلافت کی خبر مشہور ہو جانے پر) اس خلیفہ سے جنگ کے لیے ایک لشکر شام سے روانہ ہوگا یہاں تک کہ یہ لشکر جب (مکہ مدینہ کے درمیان) بیداء میں پہنچے گا زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا۔

(۱) شعيب بن خالد البجلي الرازي، تهذيب التهذيب ج ٤ ص ٣٠٨.

(۲) هو السبيعي كما جزم به المنذري في مختصر سنن ابي داؤد ابو اسحاق السبيعي الكوفي هو عمرو بن عبد الله بن عبيد ويقال علي ويقال ابن ابي شعيرة روى عن علي بن ابي طالب والمغيرة بن شعبة وقد رأ هما وقيل لم يسمع منهما * تهذيب التهذيب ج ٨ ص ٥٦.

بَدْرٍ فَيَأْتِيْهِ عُصَبُ الْعِرَاقِ وَاَبْدَالُ الشَّامِ فَيَأْتِيْهِمْ جَيْشٌ مِّنَ الشَّامِ حَتّٰى اِذَاكَانُوْا بِالْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمْ ثُمَّ يَسِيْرُ اِلَيْهِ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ اَخْوَالُهٗ كَلْبٌ فَيَهْزِمُهُمُ اللّٰهُ قَالَ وَكَانَ يُقَالُ اِنَّ الْخَائِبَ يَوْمَئِذٍ مَنْ خَابَ مِنْ غَنِيْمَةِ كَلْبٍ(۱)

(۱٤) وَبِاِسْنَادِهٖ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمَحْرُوْمُ مَنْ حُرِمَ غَنِيْمَةَ كَلْبٍ وَلَوْعِقَالًا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتُبَاعَنَّ نِسَاءُهُمْ عَلٰى دَرَجِ دِمَشْقَ حَتّٰى تُرَدَّالْمَرْاَةُ مِنْ كَسْرٍ يُّوْجَدُ بِسَاقِهَا قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِوَلَمْ يُخْرِجَاهُ(۲)

اس کے بعد ایک قریشی النسل جس کی ننہال کلب میں ہوگی ۔ (مراد سفیانی) چڑھائی کرے گا ۔ اللہ تعالیٰ اسے بھی شکست دے گا ۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ اس وقت کہا جائے گا آج کے دن وہ شخص خسارے میں رہا جو کلب کی غنیمت سے محروم رہا ۔ (مستدرک ج ۴ ص ۴۳۱)

(۱۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ محروم وہ شخص ہے جو کلب کی غنیمت سے محروم رہا ۔ اگرچہ ایک عقال ہی کیوں نہ ہو ۔ اس ذات پاک کی قسم جس کی قدرت میں میری جان ہے ۔ بلاشبہ کلب کی عورتیں (بحیثیت لونڈی کے) دمشق کے راستے پر فروخت کی جائیں گی یہاں تک کہ (ان میں سے) ایک عورت پنڈلی ٹوٹی ہونے کی بنا پر واپس کر دی جائے گی ۔

مطلب یہ ہے کہ جو شخص خلیفۂ مہدی کے زیر قیادت سفیانی کے لشکر سے جس میں غالب اکثریت قبیلۂ کلب کے سپاہیوں کی ہوگی جنگ نہیں کرے گا اور اُن کے مال کو بطور غنیمت حاصل نہیں کر سکے گا ۔ خواہ وہ مال مثل عقال کے معمولی قیمت ہی کا کیوں نہ ہو وہ دین و دنیا دونوں ہی کے اندر خسارہ میں رہے گا کہ جہاد کے ثواب سے بھی محروم رہا اور مال غنیمت بھی حاصل نہ کر سکا ۔ بعدازاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خلیفۂ مہدی کی کامیابی کی بشارت سنائی کہ اُن کا لشکر سفیانی کی فوج پر غالب ہوگا اور ان کی عورتوں کو جو غنیمت میں حاصل ہوں گی فروخت کرے گا۔

(۱) المستدرك للحاكم مع تلخيص للذهبي ج ٤ ص ٤٣١ وفي سنده ابو العوام عمران القطان قال الذهبي ضعفه غير واحد وكان خارجيا وقال الهيثمي في الصحيح طرف منه ورواه الطبراني في الكبير والأوسط باختصار وفيه عمران القطان وثقه ابن حبان وضعفه جماعة وبقية رجاله رجال

←

(۱۵) وَبِاِسْنَادِهٖ اِلٰی عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ الْقِبْطِیَّةِ قَالَ دَخَلَ الْحَارِثُ بْنُ اَبِیْ رَبِیْعَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ وَاَنَا مَعَهُمَا عَلٰی اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَسَاَلَاهَا عَنِ الْجَیْشِ الَّذِیْ یُخْسَفُ بِهٖ وَکَانَ ذٰلِكَ فِیْ اَیَّامِ ابْنِ الزُّبَیْرِ فَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَعُوْذُ عَائِذٌ بِالْحَرَمِ فَیُبْعَثُ اِلَیْهِ بِجَیْشٍ فَاِذَا کَانُوْا بِبَیْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ بِمَنْ یُخْرَجُ کَارِهًا قَالَ یُخْسَفُ بِهِمْ مَعَهُمْ وَلٰکِنَّهٗ یُبْعَثُ عَلٰی نِیَّتِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ثُمَّ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعُوْذُ عَائِذٌ بِالْبَیْتِ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ رَحِمَهُ اللّٰهُ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِهِمَا وَ وَافَقَهُ الذَّهَبِیُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی(۱)

(۱۶) وَبِاِسْنَادِهٖ عَنِ النَّبِیِّ اَنَّهٗ قَالَ، لَا تَذْهَبُ الْاَیَّامُ وَاللَّیَالِیْ حَتّٰی یَمْلِكَ رَجُلٌ

(۱۵) عبیداللہ بن القبطیہ بیان کرتے ہیں کہ حارث بن ربیعہ اور عبداللہ بن صفوان حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے میں بھی ان دونوں حضرات کے ساتھ تھا۔ ان دونوں حضرات نے حضرت ام المؤمنین سے اس لشکر کے بارے میں پوچھا جو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ یہ اس زمانہ کی بات ہے جب عبدالملک بن مروان بن الحکم نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما پر چڑھائی کی تھی۔ حضرت ام سلمہؓ نے ان کے جواب میں فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ایک پناہ لینے والا حرم کعبہ میں پناہ گزیں ہوگا۔ تو اس پر ایک لشکر حملہ کے لیے چلے گا اور جب مقام بیدا۔ میں پہنچے گا تو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ بعض وہ لوگ جو مجبوراً ان کے ہمراہ ہو گئے ہوں گے (آخر وہ کس جرم میں) دھنسائے جائیں گے تو آپؐ نے فرمایا۔ یہ لوگ بھی ان کے ساتھ ہی دھنسا دیے جائیں گے۔ البتہ قیامت کے دن اُن کی نیت وارادہ کے مطابق ان کا حشر ہوگا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور تاکید کے دوبارہ فرمایا پناہ لینے والا پناہ لے گا۔ (مستدرک ج ۴ ص ۴۲۹)

الصحیح (مجمع الزوائد باب ماجاء فی المهدی) وعمران القطان ایضا ثقة ان شاء الله تعالی کما حققه الشیخ فی روایة رقم ۹ مع هذا له شواهد قویة.

(۲) المستدرك مع التلخیص ج ٤ ص ٤٣١ - ٤٣٢ وقال الذهبی فی تلخیصه صحیح

(۱) المستدرك مع التلخیص ج ٤ ص ٤٢٩.

مِنْ اَهْلِ بَیْتِیْ یُوَاطِیْ اسْمُهٗ اِسْمِیْ وَاسْمُ اَبِیْهِ اسْمَ اَبِیْ فَیَمْلَاُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا کَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا - قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخْرِجَاهُ وَ وَافَقَهُ الذَّهَبِیُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی(۱)

(۱۷) وَبِاِسْنَادِهٖ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَیْرَةَ یُحَدِّثُ اَبَاقَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُبَایَعُ رَجُلٌ بَیْنَ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ وَلَنْ یَسْتَحِلَّ هٰذَا الْبَیْتَ اِلَّا اَهْلُهٗ فَاِذَا اسْتَحَلُّوْهُ فَلَا تَسْئَلْ عَنْ هَلَکَةِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَجِیْءُ الْحَبَشَةُ فَتُخْرِبُ خَرَابًا لَایُعْمَرُ بَعْدَهٗ اَبَدًا وَهُمُ الَّذِیْنَ یَسْتَخْرِجُوْنَ کَنْزَهٗ- قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخْرِجَاهُ وَ وَافَقَهُ الذَّهَبِیُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی(۲)

(۱۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (دنیا کے) روز و شب ختم نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے اہل بیت سے ایک شخص خلیفہ ہوگا جس کا نام اور ولدیت میرے نام اور ولدیت کے مطابق ہوگی (یعنی اس کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا) جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی۔ (مستدرک ج ۴ ص ۴۴۲)

(۱۷) حضرت ابو ہریرہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص (مہدی) سے حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت (خلافت) کی جائے گی اور بیت اللہ کی حرمت وہیں کے لوگ پامال کریں گے اور جب یہ پامال ہوگی تو اس وقت اہل عرب کی ہمہ گیر ہلاکت ہوگی۔ بعدازاں حبشی قوم چڑھائی کرے گی اور کعبۃ اللہ کو بالکل ویران کر دے گی۔ اس ویرانی کے بعد یہ کبھی آباد نہ ہوگا۔ یہی حبشی اس کا (مدفون) خزانہ نکال کر لے جائیں گے۔ (مستدرک ج ۴ ص ۴۵۲)

(۱) المستدرك مع التلخیص ج ٤ ص ٤٤٢ قال الامام الحاکم وله اولی من هذا الحدیث (الذی مر ذکره) ذکره فی هذا الموضع حدیث سفیان الثوری وشعبة وزائدة وغیرهم من ائمة المسلمین عن عاصم بن بهدلة عن زر بن حبیش عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال لاتذهب الایام واللیالی الخ وقال الذهبی عقبه صحیح.

(۲) ج ٤ ص ٤٥٢-٥٣ وفی سنده ابن ذئب عن سعید بن سمعان وقال الذهبی بعد الموافقة ما خرج ابن سمعان شیئا وروی عنه ابن أبی ، وقد تکلم فیه، وسعید بن سمعان قال فیه النسائی ثقة وذکره ابن حبان فی الثقات وقال البرقانی الدارقطنی ثقة وقال الحاکم تابعی معروف وقال الازدی ضعیف اخرج له البخاری فی جزء القرأة خلف الامام وابو داود والترمذی والنسائی تهذیب

(۱۸) وباسناده عن جابر بن عبداللہ رضی اللّٰہ عنہما قال یوشك اهل العراق لا یجیئ الیهم درهم ولاقفیز(۱) قالوا مم ذلك یا ابا عبداللہ قال من قبل العجم یمنعون ذلك ثم سکت هنیة ثم قال یوشك اهل الشام لایجیئ الیهم دینار ولا مدی قالوا مم ذلك قال من قبل الروم یمنعون ذلك ثم قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم یکون فی امتی خلیفة یحثی المال حثیا لا یعده عدا ثم قال والذی نفسی بیده لیعودن الامر کمابدأ لیعودن کل ایمان الی المدینة کما بدأ بها حتی یکون کل ایمان بالمدینة ثم قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم لا یخرج رجل من المدینة رغبة عنها الا ابدلها خیرا منه ولیسمعن ناس برخص اسعار وریف(۲) فیتبعونه والمدینة خیر لهم لو

---

(۱۸) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا وہ وقت قریب ہے جب کہ عراق والوں کے پاس روپے اور غلے آنے پہ پابندی لگادی جائے گی۔ حضرت جابر سے پوچھا گیا۔ یہ پابندی کن لوگوں کی جانب سے ہوگی؟ تو انھوں نے فرمایا عجمیوں کی جانب سے؟ پھر کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا وہ وقت قریب ہے جبکہ اہل شام پر بھی یہ پابندی عائد کردی جائے گی۔ پوچھا گیا یہ رکاوٹ کس کی جانب سے ہوگی؟ فرمایا اہلِ روم کی جانب سے! پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری امت میں ایک خلیفہ ہوگا (یعنی خلیفہ مہدی) جو لوگوں کو (اموال) لپ بھر بھر دے گا اور شمار نہیں کرے گا۔ نیز آپؐ نے فرمایا اس ذات پاک کی قسم جس کی قدرت میں میری جان ہے یقیناً (اسلام) اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹے گا۔ یقیناً سارا ایمان مدینے کی طرف لوٹے گا جس طرح کہ ابتداء مدینہ سے ہوئی تھی۔ حتیٰ کہ ایمان صرف مدینہ میں ہوگا۔ پھر آپؐ نے فرمایا مدینہ سے جب بھی کوئی اس سے بے رغبتی کی بناء پر نکل جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے بہتر کو وہاں آباد کردے گا۔ کچھ لوگ سنیں گے کہ (فلاں جگہ) ارزانی اور باغ وزراعت کی فراوانی ہے تو مدینہ کو چھوڑ کر وہاں چلے جائیں گے۔ حالانکہ ان کے واسطے مدینہ ہی بہتر تھا۔ کاش کہ وہ لوگ اس بات کو جانتے۔ (مستدرک ج ۴ ص ۴۵۶)

التهذیب ج۱ ص۱۰ وقال الحافظ فی ... بب ص ۲۳۸ مطبوعه بیروت ۱۴۰۸ھ ثقة لم یصب الازدی فی تضعیفه من الثالثة وذکره الحا فی فتح الباری ج۳ص۴۶۱ مستشهدا به.

(۱) القفیز مکیال معروف لاهل العراق ... خمس کیلجات (شرح صحیح مسلم للنووی ج ۲ ص۳۸۸).

(۲) الریف کل أرض فیها زرع ونخل.

کانوا یعلمون قال ابوعبداللہ هذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاه بهذه السیاقة ووافقه الذهبی رحمه اللّٰہ تعالیٰ(۱)

(۱۹) وباسناده عن ثوبان رضی اللّٰہ عنه یقتتل عندکنزکم ثلاثة کلهم ابن خلیفة ثم لایصیر الی واحد منهم ثم تطلع الرایات السود من قبل المشرق فیقاتلونکم قتالا لم یقاتله قوم ثم ذکر شیئاً فقال اذا رأیتموه فبایعوه ولو حبوا علی الثلج فانه خلیفة اللّٰہ المهدی قال ابوعبداللہ هذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین ووافقه الذهبی رحمه اللّٰہ تعالیٰ(۲)

---

(۱۹) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے خزانہ کے پاس تین شخص جنگ کریں گے۔ یہ تینوں خلیفہ کے لڑکے ہوں گے۔ پھر بھی یہ خزانہ ان میں سے کسی کی طرف منتقل نہیں ہوگا۔ اس کے بعد مشرق کی جانب سے سیاہ جھنڈے نمودار ہوں گے اور وہ تم سے اس شدت کے ساتھ جنگ کریں گے کہ اس سے پہلے کسی قوم نے اس قدر شدید جنگ نہ کی ہوگی (راوی حدیث یعنی حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں) کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بات بیان فرمائی جس کو یہ سمجھ نہ سکے (ابن ماجہ کی روایت میں اس جملہ کی تصریح بایں الفاظ ہے۔ ثم یجئ خلیفة اللّٰہ المهدی یعنی پھر اللہ کے خلیفہ مہدی کا ظہور ہوگا) پھر فرمایا کہ جب تم لوگ انھیں دیکھنا تو ان سے بیعت کرلینا اگرچہ اس بیعت کے لیے برف پر گھسٹ کر آنا پڑے، بلاشبہ وہ اللہ کے خلیفہ مہدی ہوں گے۔

(مستدرک ج ۴ ص ۴۶۳)

ضروری وضاحت حافظ ابن حجرؒ فتح الباری شرح بخاری ج ۱۳ ص ۸۱ پر اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔ اس حدیث مذکور میں خزانہ سے مراد اگر وہ خزانہ ہے جس کا ذکر حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث میں ان الفاظ کے ساتھ کیا گیا ہے "یوشك الفرات ان یحسر عن کنز من الذهب" قریب ہے کہ دریائے فرات (خشک ہوکر) سونے کا خزانہ ظاہر کردیگا تو یہ حدیث اس بات پہ دلالت کرتی ہے کہ یہ واقعات ظہورِ مہدی کے وقت رونما ہوں گے۔

---

(۱) ج۴ ص۴۵۶ وسکت عنه الذهبی.

(۲) ج۴ص۴۶۳-۴۶۴

(۲۰) وَبِاسْنَادِه عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ السُّفْيَانِيُّ فِيْ عُمْقِ دِمَشْقَ وَعَامَّةُ مَنْ يَتْبَعُه مِنْ كَلْبٍ فَيَقْتُلُ حَتّٰى يَبْقَرُ بُطُوْنَ النِّسَاءِ وَيَقْتُلُ الصِّبْيَانَ فَتَجْتَمِعُ لَهُمْ قَيْسٌ فَيَقْتُلُهَا حَتّٰى لَا يَمْنَعُ ذَنَبَ تَلْعَةٍ(۱) وَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ فِي الْحَرَمِ فَيَبْلُغُ السُّفْيَانِيَّ فَيَبْعَثُ اِلَيْهِ جُنْدًا مِنْ جُنْدِه يَهْزِمُهُمْ فَيَسِيْرُ اِلَيْهِ السُّفْيَانِيُّ بِمَنْ مَعَه حَتّٰى اِذَا صَارَ بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ فَلَا يَنْجُوْ مِنْهُمْ اِلَّا الْمُخْبِرُ عَنْهُمْ - قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى(۲)

(۲۱) وَبِاسْنَادِه عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْمَهْدِيِّ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هَيْهَاتَ ثُمَّ عَقَدَ بِيَدِه

---

۲۰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دمشق کے اطراف سے سفیانی نامی ایک شخص خروج کرے گا جس کے عام پیرو کار قبیلۂ کلب کے لوگ ہوں گے یہ جنگ کرے گا۔ یہاں تک کہ عورتوں کے پیٹ چاک کرے گا اور بچوں تک کو قتل کرے گا۔ اس کے مقابلہ کے لیے قبیلۂ قیس کے لوگ مجتمع ہوں گے۔ سفیانی ان سے بھی جنگ کرے گا اور اس کثرت سے لوگوں کو قتل کرے گا کہ مقتولین سے کوئی وادی خالی نہ بچے گی (اسی دوران) میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کا ظہور حرم میں ہوگا (مراد خلیفۂ مہدی ہیں) سفیانی کو اس کی اطلاع پہنچے گی تو اپنا ایک لشکر ان سے جنگ کے لیے بھیجے گا۔ اس کا لشکر شکست کھا جائے گا تو خود سفیانی اپنے ہمراہیوں کو لے کر چلے گا۔ یہاں تک کہ جب مقام بیداء (یعنی مکہ و مدینہ کے درمیان واقع چٹیل میدان) میں پہنچے گا تو ان سب کو زمین دھنسا دیا جائے گا اور بجز ایک مخبر کے کوئی بچہ نہ بچے گا۔ (مستدرک ج ۴ ص ۵۲۰)

۲۱ حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ محمد بن الحنفیہ سے روایت کرتے ہیں کہ محمد بن الحنفیہ نے کہا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ اس شخص نے ان سے مہدی کے بارے میں پوچھا، تو حضرت نے بربنائے

---

(۱) ذنب تلعة- يريد كثرته وانه لا يخلوا منه موضع - والتلاع هي مسائل الماء من علو الى سفل جمع تَلْعَة(مجمع البحار ج۱ص۱٤٤).

(۲) ج٤ ص ۵۲۰.

سَبْعًا فَقَالَ ذَاكَ يَخْرُجُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ اللّٰهَ اللّٰهَ قُتِلَ فَيَجْمَعُ اللّٰهُ تَعَالٰى لَه قَوْمًا قَزَعٌ(۱) كَقَزَعِ السَّحَابِ يُؤَلِّفُ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لَايَسْتَوْحِشُوْنَ اِلٰى اَحَدٍ وَلَايَفْرَحُوْنَ بِاَحَدٍ يَدْخُلُ فِيْهِمْ عَلٰى عِدَّةِ اَصْحَابِ بَدْرٍ لَمْ يَسْبِقْهُمُ الْاَوَّلُوْنَ وَلَا يُدْرِكُهُمُ الْاٰخِرُوْنَ وَعَلٰى عَدَدِ اَصْحَابِ طَالُوْتَ الَّذِيْنَ جَاوَزُوْا مَعَهُ النَّهْرَ قَالَ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ اَتُرِيْدُه قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّه يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ هٰذَيْنِ الْخَشَبَتَيْنِ قُلْتُ لَاجَرَمَ وَاللّٰهِ لَا اَدِيْمُهَا(۲) حَتّٰى اَمُوْتَ فَمَاتَ بِهَا يَعْنِيْ بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ الْحَاكِمُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى (۳)

تلطف فرمایا دور ہو، پھر ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ مہدی کا ظہور آخر زمانہ میں ہوگا اور بے دینی کا اس قدر غلبہ ہوگا کہ) اللہ کے نام لینے والے کو قتل کر دیا جائے گا (ظہور مہدی کے وقت) اللہ تعالیٰ ایک جماعت کو ان کے پاس اکٹھا کر دے گا جس طرح بادل کے متفرق ٹکڑوں کو مجتمع کر دیتا ہے اور اُن میں یگانگت و اُلفت پیدا کر دے گا۔ یہ نہ تو کسی سے متوحش ہوں گے اور نہ کسی کو دیکھ کر خوش ہوں گے۔ (مطلب یہ ہے کہ ان کا باہمی ربط و ضبط سب کے ساتھ یکساں ہوگا) خلیفۂ مہدی کے پاس اکٹھا ہونے والوں کی تعداد اصحاب بدر (غزوۂ بدر میں شریک ہونے والے صحابۂ کرام) کی تعداد کے مطابق (یعنی ۳۱۳) ہوگی۔ اس جماعت کو ایسی (خاص جزوی) فضیلت حاصل ہوگی جو ان سے پہلے والوں کو حاصل ہوئی ہے نہ بعد والوں کو حاصل ہوگی نیز اس جماعت کی تعداد اصحاب طالوت کی تعداد کے برابر ہوگی۔ جنھوں نے طالوت کے ہمراہ نہر (اردن) کو عبور کیا تھا۔ حضرت ابو الطفیل کہتے ہیں کہ محمد بن الحنفیہ نے مجھ سے پوچھا کیا تم اس جماعت میں شریک ہونے کا ارادہ اور خواہش رکھتے ہو، میں نے کہا ہاں تو انھوں نے (کعبہ شریف کے) دو ستونوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ خلیفۂ مہدی کا ظہور انھیں کے درمیان ہوگا۔ اس پر حضرت ابو الطفیل نے فرمایا بخدا میں ان سے تاحیات جدا نہ ہوں گا۔ (راوی حدیث کہتے ہیں) چنانچہ حضرت ابو الطفیل کی وفات مکہ معظمہ ہی میں ہوئی۔ (مستدرک ج ۴ ص ۵۵۴)

---

(۱) القَزَع: قطع السحاب المتفرقة(مجمع البحار ج۴ص۲۶۱)

(۲) لاادیمهما ای لاافارقها

(۳) المستدرك مع التلخيص ج٤ص ٥٥٤.

(۲۲) وبإسناده عَنْ أبِي سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مَرْفُوْعًا لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَمْلَأَ الْأَرْضُ ظُلْمًاوَجَوْرًا وَعُدْوَانًا ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي مَنْ يَمْلَأُهَا قِسْطًا وَعَدْلًا : قَالَ أَبُوْعَبْدِاللهِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى(۱)

(۲۳) وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا الْمَهْدِيُّ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ اشَمُّ الْأَنْفِ(۲) أَقْنَى أَجْلَى يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا يَعِيْشُ هٰكَذَا وَبَسَطَ يَسَارَهُ وَإِصْبَعَيْنِ مِنْ يَمِيْنِهِ الْمُسَبِّحَةَ وَالْإِبْهَامَ وَعَقَدَ ثَلَاثَةً- قَالَ أَبُوْعَبْدِاللهِ الْحَاكِمُ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَقَالَ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى وَفِيْهِ عِمْرَانُ (الْقَطَّانُ) ضَعِيْفٌ وَلَمْ يُخْرِجْ لَهُ مُسْلِمٌ(۳)

قُلْتُ قَدْتَقَدَّمَ أَنَّ الْقَوْلَ الرَّاجِحَ فِيْهِ أَنَّهُ لَيْسَ بِضَعِيْفٍ وَمَادِحُوْهُ أَكْثَرُ وَجَارِحُوْهُ قَلِيْلُوْنَ مَعَ كَوْنِ جَرْحِهِمْ غَيْرَ مُسَلَّمٍ وَسَبَبُهَا وَأَخْرَجَ لَهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا وَاللهُ أَعْلَمُ-

---

۲۲ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ زمین ظلم وجور اور سرکشی سے بھر جائے گی، بعد ازاں میرے اہل بیت سے ایک شخص (مہدی) پیدا ہوگا جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔ (مطلب یہ ہے کہ خلیفۂ مہدی کے ظہور سے پہلے قیامت نہیں آئے گی) (مستدرک ج ۴ ص ۵۵۷)

۲۳ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی میری نسل سے ہوگا۔ اس کی ناک ستواں وبلند اور پیشانی روشن اور نورانی ہوگی۔ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح (اس سے پہلے وہ) ظلم وزیادتی سے بھر گئی ہوگی اور انگلیوں پر شمار کرکے بتایا کہ (وہ خلافت کے بعد) سات سال تک زندہ رہے گا (مستدرک ج ۴ ص ۵۵۷)

۲۴ حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کا تذکرہ فرمایا اور اس میں فرمایا کہ وہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کی اولاد سے ہوگا۔ (ایضاً)

---

(۱) ایضا ج۴ص۵۵۷، واخرجه الامام احمد في مسند في سعيد الخدري بسند صحيح رجاله ثقات.

(۲) اشم الأنف ارتفاع قصبة الأنف واستواء اعلاها واشراف الارنبة قليلا (مجمع البحار ج۲ص۲۱۳)

(۳) ايضا ج۴ص۵۵۷.

(۲۴) وَعِنْدَهُ عَنْ أَبِي الْمَلِيْحِ الرَّقِّيِّ ثَنَازِيَادُ بْنُ بَيَانٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ نُفَيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِيَّ وَهُوَ مِنْ وُّلْدِفَاطِمَةَ-

سَكَتَ عَلَيْهِ أَبُوْعَبْدِ اللهِ الْحَاكِمُ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى مَعَ تَخْرِيْجِهِ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَكَذٰلِكَ سَكَتَ عَلَيْهِ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى مَعَ تَخْرِيْجِهِ فِي تَلْخِيْصِ الْمُسْتَدْرَكِ وَقَدْ مَرَّ مِنَّا بَيَانُ رِجَالِ السَّنَدِ تَفْصِيْلًا فِي رِوَايَاتِ أَبِي دَاوُدَ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى أَنَّ الرِّوَايَةَ صَحِيْحَةٌ(۱) وَاللهُ أَعْلَمُ-

(۲۵) وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا يَخْرُجُ فِي آخِرِ أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ يَسْقِيْهِ اللهُ الْغَيْثَ وَيُخْرِجُ الْأَرْضُ نَبَاتَهَا وَيُعْطِي الْمَالَ صِحَاحًا(۲) وَتَكْثُرُ الْمَاشِيَةُ وَ تَعْظُمُ الْأُمَّةُ يَعِيْشُ سَبْعًا أَوْ ثَمَانِيًا يَعْنِي حِجَجًا- وَقَالَ أَبُوْعَبْدِ اللهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى(۳)

(۲۶) وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَمْلَأُ الْأَرْضُ جَوْرًاوَظُلْمًا فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ عِتْرَتِي فَيَمْلِكُ سَبْعًا أَوْ

۲۵۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری آخری اُمت میں مہدی پیدا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس پر خوب بارش برسائے گا اور زمین اپنی پیداوار باہر نکال دے گی اور وہ لوگوں کو مال یکساں طور پر دے گا۔ اس کے زمانہ (خلافت) میں مویشیوں کی کثرت اور اُمت میں عظمت ہوگی (وہ خلافت کے بعد) سات سال یا آٹھ سال زندہ رہے گا۔ (مستدرک ج ۴ ص ۵۵۸)

۲۶۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخری زمانہ میں، زمین جور وظلم سے بھر جائے گی تو میری اولاد سے ایک شخص پیدا ہوگا اور سات سال یا نو سال خلافت کرے گا (اور اپنے زمانہ خلافت میں) زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح اس سے پہلے وہ جور وظلم سے بھر گئی ہوگی۔ (ایضاً)

---

(۱) ایضا ج۴ص۵۵۷.

(۲) ويعطي المال صحاحا اي يعطي اعطاءا صحيحا وسويا

(۳) ايضا ج۴ص۵۵۸.

تسعا فيملأ الأرض عدلاً وقسطا كما ملئت جورًا و ظلمًا(١)- قال أبوعبد الله هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه و أخرجه الذهبي رحمة الله في تلخيصه ثم سكت عليه(٢)-

قال الإمام الحافظ أبو العباس العلامة نورالدين الهيثمي رحمة الله تعالى في مجمع الزوائد(٣)

(٢٧) عن أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه قال قال أبشركم بالمهدي يبعث في أمتي على اختلاف من الناس وزلزال فيملأ الأرض قسطا وعدلا كما ملئت جورًا و ظلمًا يرضى عنه ساكن السماء وساكن الأرض يقسم المال صحاحا. قال له رجل ما صحاحا؟ قال بالسوية بين الناس ويملأ الله قلوب أمة محمد صلى الله عليه

---

(۲۷) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں مہدی کی بشارت دیتا ہوں جو میری اُمّت میں اختلاف و اضطراب کے زمانہ میں بھیجا جائے گا تو وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ (اس سے پہلے) ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ زمین اور آسمان والے اس سے خوش ہوں گے۔ وہ لوگوں کو مال یکساں طور پر دے گا (یعنی اپنے داد و دہش میں وہ کسی کا امتیاز نہیں برتے گا) اللہ تعالیٰ اس کے دورِ خلافت میں میری اُمّت کے دلوں کو استغناء و بے نیازی سے بھر دے گا۔ (اور بغیر امتیاز و ترجیح کے) اس کا انصاف سب کو عام ہوگا وہ اپنے منادی کو حکم دے گا کہ عام اعلان کردے کہ جسے مال کی حاجت ہو وہ مہدی کے پاس آ

---

(١) ايضاج٤ ص٥٥٨.

(٢) وسكت عنه الذهبي مكتفيا بكلامه على الحديث الذى اخرجه الحاكم من طريق آخر قبل هذا الموضع بصفحة فى ج٤ص٥٥٧ ونقله الشيخ ايضا تحت رقم ٢٢ والله اعلم.

(٣) هو العلامة الإمام الحافظ نور الدين علي بن ابي بكر بن سليمان ابو الحسن الهيثمي المصري القاهري ولد سنة ٧٣٥هـ وتوفي سنة ٨٠٧هـ له كتب وتخاريج فى الحديث منها مجمع الزوائد ومنبع الفوائد طبع فى عشرة اجزاء قال الكتاني وهو من انفع كتب الحديث بل لم يوجد مثله كتاب ولاصنف نظيره فى هذا الباب وللسيوطي بغية الرائد فى الذيل على مجمع الزوائد، لكنه لم يتم وترتيب الثقات لابن حبان، (مخطوطة) وتقريب البغية فى ترتيب احاديث الحلية(مخطوطه) ←

وسلم غنى و يسعهم عدله حتى يأمر مناديا فينادي فيقول: من له في المال حاجة؟ فما يقوم من الناس إلا رجل واحد فيقول: انا فيقول له! ائت السدان يعني الخازن فقل له إن المهدي يأمرك أن تعطيني مالا فيقول له إحث فيحثي حتى إذا جعله في حجره وأتزره ندم فيقول كنت أجشع أمة محمد صلى الله عليه وسلم نفسا أوعجز عني ماوسعهم؟ قال فيرده فلا يقبل منه فيقال له إنا لانأخذ شيئا اعطيناه فيكون كذالك سبع سنين أوثمان سنين أوتسع سنين ثم لاخير في العيش بعده أوقال ثم لا خير في الحياة بعده

قلت رواه الترمذي و غيره باختصار كثير ورواه أحمد بأسانيده و أبو يعلى باختصار كثير ورجالهما ثقات(١)

جائے اس اعلان پر (مسلمانوں کی جماعت میں سے بجز ایک شخص کے کوئی بھی نہیں کھڑا ہوگا۔ مہدی اس سے کہے گا، خازن کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ مہدی نے مجھے مال دینے کا تمہیں حکم دیا ہے (یہ شخص خازن کے پاس پہنچے گا) تو خازن اس سے کہے گا اپنے دامن میں بھر لے چنانچہ وہ (حسب خواہش) دامن میں بھر لے گا اور خزانے سے باہر لائے گا تو اسے (اپنے اس عمل پر) ندامت ہوگی اور (اپنے دل میں کہے گا کیا) اُمّت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں سب سے بڑھ کر لالچی اور حریص میں ہی ہوں یا یوں کہے گا۔ میرے ہی لیے وہ چیز ناکافی ہے جو دوسروں کے واسطے کافی و وافی ہے۔ (اس ندامت پر) وہ مال واپس کرنا چاہے گا۔ مگر اس سے یہ مال قبول نہیں کیا جائے گا اور کہہ دیا جائے گا کہ ہم دے دینے کے بعد واپس نہیں لیتے۔ مہدی عدل و انصاف اور داد و دہش کے ساتھ آٹھ یا نو سال زندہ رہے گا۔ اس کی وفات کے بعد زندگی میں کوئی خوبی نہیں ہوگی۔

→ ومجمع البحرين فى زوائد المعجمين والمقصد العلي فى زوائد ابي يعلى الموصلي (مخطوطة) وزوائد ابن ماجة على الكتب الخمسة(مخطوطه) وموارد الظمآن فى زوائد ابن حبان وغاية المقصد فى زوائد احمد، والبحر الزخار فى زوائد مسند البزار، والبدر المنير فى زوائد المعجم الكبير، وبغية الباحث عن زوائد مسند الحارث، الاعلام للزركلي ج٤ ص ٢٦٦ والرسالة المستطرفة للكتاني ص ١٤٠-١٤١.

(١) مجمع الزوائد ج٧ص٣١٣.

(۲۸) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَكُوْنُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيْفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ هَاشِمٍ فَيَأْتِيْ مَكَّةَ فَيَسْتَخْرِجُهُ النَّاسُ مِنْ بَيْتِهٖ وَهُوَ كَارِهٌ فَيُبَايِعُوْنَهٗ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ فَيُجَهَّزُ إِلَيْهِ جَيْشٌ مِّنَ الشَّامِ حَتّٰى إِذَا كَانُوْا بِالْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمْ فَيَأْتِيْهِ عَصَائِبُ الْعِرَاقِ وَأَبْدَالُ الشَّامِ وَيَنْشَؤُ رَجُلٌ بِالشَّامِ وَأَخْوَالُهٗ مِنْ كَلْبٍ فَيُجَهِّزُ إِلَيْهِ جَيْشٌ فَيَهْزِمُهُمُ اللّٰهُ فَتَكُوْنُ الدَّائِرَةُ عَلَيْهِمْ فَذٰلِكَ يَوْمُ كَلْبٍ الْخَائِبُ مَنْ خَابَ مِنْ غَنِيْمَةِ كَلْبٍ فَيَفْتَحُ الْكُنُوْزَ وَيَقْسِمُ الْأَمْوَالَ وَيُلْقِي الْإِسْلَامُ بِجِرَانِهٖ إِلَى الْأَرْضِ فَيَعِيْشُوْنَ بِذٰلِكَ سَبْعَ سِنِيْنَ أَوْ قَالَ تِسْعَ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ (۱)

۲۸۔ حضرت ام المؤمنین امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ خلیفہ کی وفات پر اختلاف ہوگا۔ (یعنی اس کی جگہ دوسرے خلیفہ کے انتخاب پر۔ یہ صورتِ حال دیکھ کر) خاندانِ بنی ہاشم کا ایک شخص (اس خیال سے کہیں لوگ میرے اوپر بارِ خلافت نہ ڈال دیں) مدینہ سے مکّہ چلا جائے گا۔ (کچھ لوگ اسے پہچان کر کہ یہی مہدی ہیں) اسے گھر سے نکال کر باہر لائیں گے اور حجرِ اسود و مقامِ ابراہیم کے درمیان زبردستی اسکے ہاتھ پر بیعتِ خلافت کریں گے (اس کی بیعتِ خلافت کی خبر سن کر ایک لشکر مقابلہ کے لیے) شام سے اس کی سمت روانہ ہوگا۔ یہاں تک کہ جب مقام بیداء (مکّہ و مدینہ کے درمیانی میدان) میں پہنچے گا تو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ اس کے بعد اس کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال حاضر ہوں گے اور ایک شخص شام سے (سفیانی) نکلے گا جس کی ننہال قبیلہ کلب میں ہوگی اور اپنا لشکر خلیفۂ مہدی کے مقابلہ کے لیے روانہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ سفیانی کے لشکر کو شکست دے دے گا۔ یہی کلب کی جنگ ہے۔ وہ شخص خسارہ میں رہے گا جو کلب کی غنیمت سے محروم رہا پھر خلیفۂ مہدی خزانوں کو کھول دیں گے اور خوب داد و دہش کریں گے اور اسلام

(۱) ايضا ج ۷ ص ۳۱۵ وكان ابن القيم في المنار المنيف ص۱۴۴ وقال رواه الإمام احمد باللفظين و رواه ابو داؤد من وجه آخر عن قتادة عن ابي الخليل عن عبد الله بن الحارث عن ام سلمة نحوه (وقد مر تحت رقم ۱۱) و رواه ابو يعلى الموصلي في مسنده من حديث قتادة عن صالح ابي الخليل عن صاحب له وربما قال صالح عن مجاهد عن ام سلمة والحديث حسن ومثله مما يجوز ان يقال فيه صحيح.

(۲۹) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِيَّ قَالَ إِنْ قَصُرَ فَسَبْعٌ وَإِلَّا ثَمَانٌ وَإِلَّا فَتِسْعٌ وَلَيَمْلَأَنَّ الْأَرْضَ قِسْطًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَرِجَالُهٗ ثِقَاتٌ وَفِيْ بَعْضِهِمْ بَعْضُ ضُعْفٍ (۱)

(۳۰) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُوْنُ فِيْ أُمَّتِيْ خَلِيْفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ فِي النَّاسِ حَثْيًا لَا يَعُدُّهٗ عَدًّا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيَعُوْدَنَّ رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ (۲)

(۳۱) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُوْنُ فِيْ أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ إِنْ قَصُرَ فَسَبْعٌ وَإِلَّا ثَمَانٌ وَإِلَّا فَتِسْعٌ تَنْعَمُ أُمَّتِيْ فِيْهَا نِعْمَةً لَمْ يَنْعَمُوْا مِثْلَهَا

پورے طور پر دنیا میں تمام ہو جائے گا۔ لوگ اسی (عیش و راحت کے ساتھ) سات یا نو سال رہیں گے۔ (یعنی جب تک خلیفۂ مہدی حیات رہیں گے لوگوں میں فارغ البالی اور چین و سکون رہے گا۔ مجمع الزوائد ج۷ ص۳۱۵)

۲۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اگر ان کی مدّتِ خلافت کم ہوئی تو سات برس ہوگی ورنہ آٹھ یا نو سال ہوگی وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ جس طرح اس سے پہلے ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ (مجمع الزوائد ج۷ ص۳۱۷)

۳۰۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری اُمّت میں ایک خلیفہ ہوگا۔ جو لوگوں کو مال لپ بھر بھر تقسیم کرے گا شمار نہیں کرے گا۔ (یعنی سخاوت اور دریا دلی کی بناء پر بغیر گنے کثرت سے لوگوں میں عطایا تقسیم کرے گا) اور قسم ہے اس ذاتِ پاک کی جس کی قدرت میں میری جان ہے۔ البتہ ضرور لوٹے گا (یعنی امرِ اسلام مضمحل ہو جانے کے بعد ان کے زمانہ میں پھر سے فروغ حاصل کرلے گا۔) (مجمع الزوائد ج۷، ص۳۱۷)

۳۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمّت میں ایک مہدی ہوگا اس کی مدّتِ خلافت اگر کم ہوئی تو سات یا آٹھ یا نو سال ہوگی۔ میری اُمّت اس کے زمانہ میں اس قدر خوشحال ہوگی کہ اتنی خوشحالی اسے کبھی نہ ملی ہوگی۔ آسمان سے (حسبِ ضرورت)

(۱) ایضا ج ۷ ص ۳۱۷.

(۲) ایضاج ۷ ص ۳۱۷.

يُرْسِلُ السَّمَاءَ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا وَلَايَدَّخِرُ الْأَرْضُ شَيْئًا مِنَ النَّبَاتِ وَالْمَالِ كُدُوْسٌ يَقُوْمُ الرَّجُلُ يَقُوْلُ يَامَهْدِيُّ أَعْطِنِيْ فَيَقُوْلُ خُذْهُ، رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَرِجَالُه ثِقَاتٌ(١)

قَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ الْحُجَّةُ أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى(٢)

(٣٢) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ(٣) وَ أَبُوْ دَاوٗدَ(۴) عَنْ يَاسِيْنَ(۵) الْعِجْلِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ(٦) بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ أَبِيْهِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَهْدِيُّ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ يُصْلِحُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ لَيْلَةٍ(٧)

(٣٣) حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ(٨) عَنْ يَاسِيْنَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَه، وَلَمْ يَرْفَعْهُ(٩)

موسلادھار بارش ہوگی اور زمین اپنی تمام پیداوار کو اگادے گی۔ ایک شخص کھڑا ہوکر مال کا سوال کرے گا تو مہدی کہیں گے (اپنی حسب خواہش خزانہ میں جاکر) خود لے لو۔ (مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۱۷)

۳۳،۳۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً و موقوفاً مروی ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی میرے اہلِ بیت سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اسے ایک ہی رات میں صالح بنادے گا (یعنی اپنی توفیق وہدایت سے ایک ہی شب میں ولایت کے اس بلند مقام پر پہنچادے گا جہاں وہ پہلے نہیں تھے۔)

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۷)

---

(۱) ایضا ج ۷ ص ۳۱۷

(۲) الامام ابوبكر عبد الله بن محمد بن ابی شيبة العبسی مولاهم الكوفی ولد سنة ۱۵۹ وتوفی سنة ۲۳۵ھ حافظ للحديث له فيه كتب منها المسند والمصنف جمع فيه الاحاديث على طريقة المحدثين بالاسانيد وفتاوى التابعين واقوال الصحابة مرتبا على الكتب والابواب على ترتيب الفقه وهو اكبر من مصنف عبد الرزاق بن همام رحمه الله (الاعلام للزركلی ج۴ ص۱۱۷ و۱۱۸ والمستطرفة للكتانی ص ۳۹).

(۳) الفضل بن دكين وهو لقب واسمه عمرو بن حماد بن زهير بن درهم التيمي مولى آل طلحة ابو نعيم الملائي الكوفي الاحول روى عنه البخاری فاكثر قال احمد ابو نعيم صدوق ثقة موضع للحجة في الحديث وقال ابن سعد وكان ثقة مامونا كثير الحديث حجة الخ (تهذيب التهذيب ج۸ ص۲۴۳-۲۴۸).

(۴) عمر بن سعد بن عبيد ابو داود الحفری الكوفي وحفر موضع بالكوفة قال ابن معين ثقة، وقال ابو حاتم صدوق كان رجلا صالحا وقال الآجری عن ابی داود كان جليلا جدا وقال ابن سعد كان ناسكا زاهدا له فضل وتواضع الخ تهذيب التهذيب ج۷ ص۲۹۷-۲۹۸.

<---

أَقُوْلُ إِنَّ الْفَضْلَ بْنَ دُكَيْنٍ وَأَبَادَاوٗدَ أَعْنِي الْحَفْرِيَّ الْكُوْفِيَّ وَوَكِيْعًا مِنَ الْأَئِمَّةِ الْمَعْرُوْفِيْنَ أَخْرَجَ لَهُمُ السِّتَّةُ إِلَّا أَبَادَاوٗدَ الْحَفْرِيَّ فَلَمْ يُخْرِجْ إِلَّا مُسْلِمٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالْأَرْبَعَةُ وَأَمَّا يَاسِيْنُ فَهُوَ ابْنُ شَيْبَانَ وَيُقَالُ ابْنُ سِنَانٍ الْكُوْفِيُّ قَالَ الدُّوْرِيُّ عَنِ ابْنِ مَعِيْنٍ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ، وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنِ ابْنِ مَعِيْنٍ صَالِحٌ وَقَالَ أَبُوْزُرْعَةَ لَا بَأْسَ بِهِ وَقَالَ الْبُخَارِيُّ فِيْهِ نَظَرٌ وَلَا أَعْلَمُ حَدِيْثًا غَيْرَ هٰذَا وَقَالَ يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ رَأَيْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ يَسْأَلُ يَاسِيْنَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ ابْنُ عَدِيٍّ وَ هُوَ مَعْرُوْفٌ بِهِ وَوَقَعَ فِيْ سُنَنِ ابْنِ مَاجَةَ عَنْ يَاسِيْنَ غَيْرُ مَنْسُوْبٍ فَظَنَّهُ بَعْضُ الْحُفَّاظِ الْمُتَأَخِّرِيْنَ يَاسِيْنَ بْنَ مُعَاذٍ الزَّيَّاتَ فَضَعَّفَ الْحَدِيْثَ بِهِ فَلَمْ يَصْنَعْ شَيْئًا الخ مِنْ تَهْذِيْبِ التَّهْذِيْبِ وَأَمَّا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ فَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي الثِّقَاتِ وَقَالَ الْعِجْلِيُّ ثِقَةٌ أَخْرَجَ لَهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ فِيْ مُسْنَدِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الخ وَالْحَاصِلُ أَنَّ الرِّوَايَةَ رِجَالُهَا ثِقَاتٌ وَ تَبَيَّنَ مِنْ كَلَامِ الْحَافِظِ ابْنِ حَجَرٍ الْعَسْقَلَانِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى أَنَّ تَضْعِيْفَ مَنْ ضَعَّفَ الْحَدِيْثَ إِنَّمَا كَانَ نَاشِئًا بِظَنِّهِ الْفَاسِدِ وَلِأَجْلِ هٰذَا صَرَّحَ فِي التَّقْرِيْبِ أَيْضًا، نَعَمْ لَوْكَانَ الْمُرَادُ يَاسِيْنَ الزَّيَّاتَ لَكَانَتِ الرِّوَايَةُ ضَعِيْفَةً وَقَدْ نَصَّ ابْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ عَلٰى أَنَّهُ الْعِجْلِيُّ فَالْحَدِيْثُ لَا غُبَارَ عَلَيْهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ۔

--->

(۵) یاسین بن شيبان ويقال ابن سنان العجلی الكوفی - تهذيب التهذيب ج۱۱ ص۱۵۲ وقال الحافظ ايضا فی التقريب الياسين بن شيبان وابن سنان العجلی الكوفی لابأس به من السابعة ووهم من زعم انه ابن معاذ الزيات ص۲۷۳،

(۶) ابراهيم بن محمد ابن الحنفية قال محمد بن اسحاق العجلی ثقة الخ تهذيب التهذيب ج۱ ص۱۳۶،

(۷) مصنف ابن ابی شيبة ج۱۵ ص۱۹۷ طبع الدار السلفية بمبئی الهند. تهذيب التهذيب ج ۱۱ ص ۱۰۹-۱۱۴. ای يتوب عليه ويوفقه ويلهمه ويرشده بعد ان لم يكن كذلك (الفتن والملاحم ابن كثير ج ۱ ص ۳۱) وهذا الحديث اخرجه الحفاظ فی كتبهم منهم الحافظ ابو عبد الله محمد بن يزيد ابن ماجة فی سننه فی كتاب الفتن والحافظ ابو بكر البيهقی والامام احمد بن حنبل فی مسند علی بن ابی طالب وقال الشيخ احمد شاكر اسناده صحيح .

(۸) وكيع بن الجراح بن مليح الرؤاسی ابو سفيان الكوفی الحافظ قال الامام احمد بن حنبل ما رأيت اوعى للعلم من وكيع ولا احفظ منه وقال نوح بن حبيب القومسی رأيت الثوری ومعمرا ومالكا فما رأت عيناى مثل وكيع الخ تهذيب التهذيب ج ۱۱ ص ۱۰۹ - ۱۱۴،

(۹) مصنف ابن ابی شيبة ج۱۵ ص ۱۹۷، طبع الدار السلفية، بمبئی.

(۳۴) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ثَنَا فِطْرٌ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَبْعَثَ اللّٰهُ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِيْ وَاسْمُ اَبِيْهِ اسْمَ اَبِيْ الخ(۱)

اَقُوْلُ رِجَالُ هٰذَا السَّنَدِ كُلُّهُمْ رِجَالُ الصِّحَاحِ السِّتَّةِ غَيْرُ فِطْرٍ فَاِنَّهُ لَمْ يَرْوِ عَنْهُ مُسْلِمٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاَمَّا الْبُخَارِيُّ وَ الْاَرْبَعَةُ فَقَدْ اَخْرَجُوْا لَهُ وَثَّقَهُ اَحْمَدُ وَ ابْنُ مَعِيْنٍ وَالْعِجْلِيُّ وَ ابْنُ سَعْدٍ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَسْتَضْعِفُهُ(۲)

(۳۵) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ثَنَا فِطْرٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ اَبِيْ بَزَّةَ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ لَوْلَمْ يَبْقَ مِنَ الدَّهْرِ اِلَّا يَوْمٌ لَبَعَثَ اللّٰهُ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يَمْلَأُهَا عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا(۳)

اَقُوْلُ رِجَالُ هٰذَا السَّنَدِ كُلُّهُمْ رِجَالُ الصِّحَاحِ السِّتَّةِ غَيْرُ فِطْرٍ فَاِنَّهُ مِنْ رُوَاةِ الْبُخَارِيِّ وَالْاَرْبَعَةِ خَلَا مُسْلِمٍ كَمَا مَرَّ.

۳۴۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص (مراد مہدی ہیں) بھیجے گا جس کا نام میرے نام کے اور اُس کے والد کا نام میرے والد کے نام کے مطابق ہوگا۔ (یعنی اس کا نام بھی محمد بن عبداللہ ہوگا۔) (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۷)

۳۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اگر دنیا کا صرف ایک دن باقی رہ جائے گا تو اللہ تعالیٰ اسی کو طویل اور دراز کر دے گا اور میرے اہل بیت میں سے ایک شخص (مہدی) کو پیدا کریگا جو دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ اس سے پہلے ظلم سے بھری ہوگی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۸)

---

(۱) مصنف ابن ابی شیبة ج۱۵ ص۱۹۸.

(۲) فطر بن خليفة القرشي المخزومي مولاهم ابو بكر الحناط الكوفي قال الامام احمد بن حنبل ثقة صالح الحديث وقال احمد كان عند يحيى بن سعيد ثقة قال ابن ابي خيثمة عن ابن معين ثقة وقال العجلي كوفي ثقة حسن الحديث وكان فيه تشيع قليل وقال ابو حاتم صالح الحديث وقال ابو داؤد عن احمد بن يونس كنا نمر على فطر وهو مطروح لا نكتب عنه وقال النسائي لا بأس به وقال في موضع آخر ثقة حافظ كيس وقال ابن سعد كان ثقة ان شاء الله ومن الناس من يستضعفه وقال ←

(۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا مُوْسَى الْجُهَنِيُّ ثَنِيْ عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ الْمَاصِرُ ثَنِيْ مُجَاهِدٌ ثَنِيْ فُلَانٌ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنَّ الْمَهْدِيَّ لَا يَخْرُجُ حَتّٰى يُقْتَلَ النَّفْسُ الزَّكِيَّةُ فَاِذَا قُتِلَتِ النَّفْسُ الزَّكِيَّةُ غَضِبَ عَلَيْهِمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ فَاَتَى النَّاسُ الْمَهْدِيَّ فَزَفُّوْهُ كَمَا تُزَفُّ الْعَرُوْسُ اِلٰى زَوْجِهَا لَيْلَةَ عُرْسِهَا وَهُوَ يَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا وَّ يُخْرِجُ الْاَرْضُ نَبَاتَهَا وَ تُمْطِرُ السَّمَاءُ مَطَرَهَا وَتَنْعَمُ اُمَّتِيْ فِيْ وِلَايَتِهٖ نِعْمَةً لَّمْ تَنْعَمْهَا قَطُّ(۱)

اَقُوْلُ اَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ(۲) بْنُ نُمَيْرٍ فَهُوَالْهَمْدَانِيُّ الْخَارِفِيُّ الْكُوْفِيُّ اَخْرَجَ لَهُ السِّتَّةُ وَاَمَّا مُوْسٰى(۳) الْجُهَنِيُّ فَهُوَ مُوْسَى بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَوابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْجُهَنِيُّ الْكُوْفِيُّ وَثَّقَهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَعِيْنٍ

۳۶۔ امام مجاہد (مشہور تابعی) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا ”نفسِ زکیہ“ کے قتل کے بعد ہی خلیفہ مہدی کا ظہور ہوگا۔ جس وقت نفسِ زکیہ قتل کر دیے جائیں گے تو زمین و آسمان والے ان قاتلین پر غضب ناک ہوں گے۔ بعد ازاں لوگ مہدی کے پاس آئیں گے اور انھیں دلہن کی طرح آراستہ و پیراستہ کریں گے اور میری زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ (ان کے زمانہ خلافت میں) زمین اپنی پیداوار کو اگا دے گی اور آسمان خوب برسے گا اور ان کے دورِ خلافت میں اُمت اس قدر خوشحال ہوگی کہ ایسی خوش حالی اُسے کبھی نہ ملی ہوگی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۸)

ضروری تنبیہ ایک نفسِ زکیہ محمد بن عبداللہ بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم ہیں جنھوں نے خلیفہ منصور عباسی کے خلاف ۱۴۵ھ میں خروج کیا تھا اور شہید ہوئے تھے۔ حدیثِ بالا میں مشہور ”نفسِ زکیہ“ سے مراد یہ نہیں ہیں بلکہ یہ ایک دوسرے بزرگ ہیں جو آخر زمانہ میں ہوں گے اور ان کی شہادت کے فوراً بعد مہدی کا ظہور ہوگا۔ شیخ محمد بن عبدالرسول البرزنجی نے اپنی مشہور تالیف ”الاشاعۃ لاشراط الساعۃ“ میں یہ بات بصراحت تحریر کی ہے۔

→ الساجي صدوق، و قال الساجي أيضا وكان يقدم عليا على عثمان وكان احمد بن حنبل يقول هو خشبي (اي من الخشبية فرقة من الجهمية) وقال الدار قطني فطر زائغ ولم يحتج به البخاري الخ تهذيب التهذيب ج۸ ص ۲۷۰ - ۲۷۱.

(۳) مصنف ابن ابي شيبة ج۱۵ ص ۱۹۸.

(۱) مصنف ابن ابي شيبة ج ۱۵ص ۱۹۹ هو من كلام الصحابي ولكن له حكم المرفوع لانه لا يعلم من قبل الرأي. ←

وَالنَّسائِیُّ وَقالَ اَبُوْ حاتِمٍ لاَبَأْسَ بِہٖ ثِقَةٌ صالِحٌ اَخْرَجَ لَہٗ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسائِیُّ وَابْنُ ماجَةَ وَاَمَّا عُمَرُ(۱) بْنُ قَیْسٍ الْماصِرُ فَھُوَالْکُوْفِیُّ وَثَّقَہٗ ابْنُ مَعِیْنٍ وَاَبُوْ حاتِمٍ وَاَبُوْداوٗدَ رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تَعالٰی اَخْرَجَ لَہٗ اَبُوْداوٗدَ وَ الْبُخارِیُّ فِی الْاَدَبِ الْمُفْرَدِ ذَکَرَہُ ابْنُ حِبّانَ فِی الثِّقاتِ وَذَکَرَہُ ابْنُ شاھِیْنٍ فِی الثِّقاتِ قالَ قالَ اَحْمَدُ بْنُ صالِحٍ یَعْنِیْ الْمِصْرِیَّ عُمَرُ بْنُ قَیْسٍ ثِقَةٌ وَاَمّا مُجاھِدٌ(۲) فَھُوَ اِمامٌ مَشْھُوْرٌ اَخْرَجَ لَہُ الْاَئِمَّةُ السِّتَّةُ وَغَیْرُھُمْ فَالْحاصِلُ اَنَّ الرِّوایَةَ صَحِیْحٌ وَرِجالُھا کُلُّھُمْ مُوَثَّقُوْنَ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ.

(۳۷) حَدَّثَنا یَزِیْدُ بْنُ ھارُوْنَ نا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ سَمْعانَ قالَ سَمِعْتُ اَباھُرَیْرَةَ یُخْبِرُ اَباقَتادَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ قالَ یُبایَعُ لِلرَّجُلِ بَیْنَ الرُّکْنِ وَالْمَقامِ وَلَنْ یَّسْتَحِلَّ الْبَیْتَ اِلاَّ اَھْلُہٗ فَاِذَا اسْتَحَلُّوْہُ فَلاَ تَسْئَلْ عَنْ ھَلَکَةِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَأْتِی الْحَبَشَةُ فَیُخَرِّبُوْنَہٗ خَرابًا لاَیُعْمَرُ بَعْدَہٗ اَبَدًا وَھُمُ الَّذِیْنَ یَسْتَخْرِجُوْنَ کَنْزَہٗ(۳)

اَقُوْلُ اَمّا یَزِیْدُ(۴) بْنُ ھارُوْنَ فَھُوَالسُّلَمِیُّ اَبُوْخالِدِنِ الْواسِطِیُّ اَحَدُ الْاَعْلامِ الْحُفّاظِ الْمَشاھِیْرِ رَوٰی عَنْہُ السِّتَّةُ قالَ اَحْمَدُ کانَ حافِظًا مُتْقِنًا وَقالَ اَبُوْ حاتِمٍ اِمامٌ لاَیُسْئَلُ عَنْ مِثْلِہٖ وَاَمّا ابْنُ اَبِیْ

۳۷۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایک شخص (یعنی مہدی) سے حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان بیعت کی جائے گی اور کعبہ کی حرمت و عظمت اس کے اہل ہی پامال کریں گے اور جب اس کی حرمت پامال کر دی جائے گی تو پھر عرب کی تباہی کا حال مت پوچھو (یعنی ان پر اس قدر تباہی آئے گی جو بیان سے باہر ہے) پھر حبشی چڑھائی کر دیں گے اور مکہ معظمہ کو بالکل ویران کر دیں گے اور یہی کعبہ کے (مدفون) خزانہ کو نکالیں گے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۹)

---

(۲) عبد الله بن نمير الهمداني الخارفي ابو هشام الكوفي ثقة صاحب حديث من اهل السنة من كبار التاسعة الخ (تقريب ص ۱۴۴ وخلاصة التذهيب ص ۲۱۷ وقال العجلي ثقة صالح الحديث صاحب سنة وقال ابن سعد كان ثقة كثير الحديث صدوق تهذيب التهذيب ج ۶ ص ۵۲-۵۳.

(۳) موسى الجهني فهو موسى بن عبد الله ويقال ابن عبد الرحمن الجهني ابو سلمة الكوفي ثقة عابد، لم يصح ان القطان طعن فيه (التقريب ص ۳۵۷) ووثقه القطان وقال العجلي ثقة في عداد الشيوخ وقال ابوزرعة صالح وذكره ابن حبان في الثقات وقال ابن سعد كان ثقة قليل الحديث (تهذيب التهذيب ج ۱۰ ص ۳۱۶).

(۱) عمر بن قيس الماصر بن ابي مسلم الكوفي ابو الصباح مولى ثقيف قال ابن معين و ابو حاتم ثقة وقال الآجري سئل ابو داؤد عن عمر بن قيس فقال من الثقات وابوه اشهر واوثق وذكره ابن حبان

ذِئْبٍ(۱) فَھُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ الْحارِثِ بْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ الْقُرَشِیُّ الْعامِرِیُّ مِنْ اَئِمَّةِ الْمَدَنِیِّ اَحَدُ الْاَعْلامِ اَخْرَجَ لَہُ السِّتَّةُ قالَ اَحْمَدُ یُشْبِہُ بِابْنِ الْمُسَیَّبِ وَھُوَ اَصْلَحُ وَ اَوْرَعُ وَاَقْوَمُ بِالْحَقِّ مِنْ مالِكٍ وَاَمّا سَعِیْدُ بْنُ سِمْعانَ(۲) فَھُوَالْاَنْصارِیُّ الزُّرَقِیُّ اَخْرَجَ لَہٗ اَبُوْداوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسائِیُّ وَالْبُخارِیُّ فِیْ جُزْءِ الْقِرْأَةِ وَقالَ النَّسائِیُّ ثِقَةٌ وَذَکَرَہُ ابْنُ حِبّانَ فِی الثِّقاتِ وَقالَ الْبُرْقانِیُّ عَنِ الدّارَقُطْنِیِّ ثِقَةٌ وَقالَ الْحاکِمُ تابِعِیٌّ مَعْرُوْفٌ وَقالَ الْاَزْدِیُّ ضَعِیْفٌ الخ

وَھٰذا ماوَجَدْناہُ بِخَطِّ الشَّیْخِ الْمَدَنِیِّ قُدِّسَ سِرُّہٗ وَقَدِ اطَّلَعْتُ عَلٰی طائِفَةٍ مِّنَ الْاَحادِیْثِ الصَّحِیْحَةِ الْوارِدَةِ فِیْ ذِکْرِ الْمَھْدِیِّ فَاَوْرَدُ تَتِمَّةً وَتَعْمِیْمًا لِلْفائِدَةِ وَاِلَیْکُمْ تِلْکَ الْاَحادِیْثَ.

تشریح مشکوٰۃ میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک اہلِ حبشہ تم سے جنگ نہ کریں تم بھی ان سے نہ لڑو کیونکہ خانہ کعبہ کا خزانہ دو چھوٹی پنڈلیوں والا نکالے گا۔ اس مضمون کی دیگر صحیح حدیثیں بھی موجود ہیں۔ حضرت شاہ رفیع الدین دہلوی قدس سرہٗ اپنے رسالہ "قیامت نامہ" میں لکھتے ہیں کہ جب سارے ایمان دار جہاں سے اُٹھ جائیں گے، تو حبشیوں کی چڑھائی ہوگی اور ان کی سلطنت ساری روئے زمین پر پھیل جائے گی۔ وہ کعبہ کو ڈھا ڈالیں گے اور حج موقوف ہو جائے گا

(ترجمہ قیامت نامہ ص ۴۴ از مولانا محمد ابراہیم دانا پوریؒ)

في الثقات وذكره ابن شاهين في الثقات (تهذيب التهذيب ج ۷ ص ۴۳۰ - ۴۳۱).

(۲) اما مجاهد، فهو مجاهد بن جبر امام مشهور من كبار التابعين قال الذهبي اجمعت الامة على امامة مجاهد والاحتجاج به (تهذيب التهذيب ج ۱۰ ص ۳۸ - ۴۰)

(۳) مصنف ابن ابي شيبة ج ۱۵ ص ۵۳.

(۴) يزيدبن هارون بن وادى ويقال زاذان بن ثابت السلمي مولاهم ابو خالد الواسطي احد الاعلام الحفاظ المشاهير قيل اصله من بخارى قال احمد كان حافظا للحديث وقال ابن المديني ما رأيت احفظ منه وقال ابن معين ثقة وقال العجلي ثقة ثبت وقال ابوحاتم ثقة امام صدوق لا يسأل عن مثله (تهذيب التهذيب ج ۱۱ ص ۳۲۱ - ۳۲۳)

(۱) ابن ابي ذئب فهو محمد بن عبد الرحمن بن المغيرة بن الحارث بن ابي ذئب القرشي العامري وابو الحارث المدني قال احمد صدوق افضل من مالك الا ان مالكا اشد تنقية للرجال منه وقال ابن معين ابن ابي ذئب ثقة وكل من روى عنه ابن ابي ذئب ثقة الا ابا جابر البياضي وكل من روى عنه مالك ثقة الا عبدالكريم ابا امية وقال ابن حبان في الثقات كان من فقهاء اهل المدينة و عبادهم وكان اقول اهل زمانه للحق (تهذيب التهذيب ج ۹ ص ۲۷۰ - ۲۷۲).

(۲) سعيد بن سمعان الانصاري الزرقي مولاهم المدني (تهذيب التهذيب ج ۴ ص ۴۰ وقال الحافظ في التقريب سعيد بن سمعان الانصاري الزرقي مولاهم المدني ثقة لم يصب الازدي في تضعيفه من الثالثة. (۲۳۸ طبع في بيروت ۱۴۰۸ هـ).

الذیل والاستدراک

(۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَانَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْکُمْ وَاِمَامُکُمْ مِنْکُمْ(۱) رَوَاہُ الْاِمَامُ الْبُخَارِیُّ فِیْ صَحِیْحِہٖ فِیْ کِتَابِ الْاَنْبِیَاءِ، بَابُ نُزُوْلِ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ. (ج ۱، ص ۴۹۰)

(۲) وَعَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَزَالُ طَائِفَۃٌ مِنْ اُمَّتِیْ یُقَاتِلُوْنَ عَلَی الْحَقِّ ظَاھِرِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ

۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں کا (اس وقت خوشی سے) کیا حال ہوگا۔ جب تم میں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اتریں گے اور تمہارا امام تمہیں میں سے ہوگا۔

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۹۰)

۲: حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری اُمت میں سے ایک جماعت قیامِ حق کے لیے کامیاب جنگ قیامت تک کرتی رہے گی۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں ان مبارک کلمات کے بعد آپ نے فرمایا آخر میں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اتریں گے تو مسلمانوں کا امیر ان سے عرض کرے گا تشریف لائیے ہمیں نماز پڑھائیے (اس کے جواب میں) عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے (اس وقت) امامت نہیں کروں گا۔ تمہارا بعض بعض پر امیر ہے (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت امامت سے انکار فرمادیں گے) اس فضیلت و بزرگی کی بنا پر جو اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کو عطا کی ہے۔

(صحیح مسلم ج ۱ ص ۸۷)

(۱) "امامکم منکم" معناه يصلي (أي عيسى عليه السلام) معكم بالجماعة والامام من هذه الامة (عمدة القاري ج۱۶ص ۴۰) وقال ملا علي القاري والحاصل ان امامكم واحد منكم دون عيسى عليه السلام (مرقاة شرح المشكوة ج۵ص ۲۲۲) وقال الحافظ ابن حجر قال ابو الحسين الخسعمي الأبري في مناقب الشافعي تواترت الاخبار بان المهدي من هذه الامة وان عيسى عليه السلام يصلي خلفه (فتح الباري ج۶ص ۴۹۳).

قَالَ وَیَنْزِلُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَیَقُوْلُ اَمِیْرُھُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَیَقُوْلُ لَا، اِنَّ بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ اُمَرَاءُ تَکْرِمَۃَ اللّٰہِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃَ (اَخْرَجَہُ الْاِمَامُ مُسْلِمٌ فِیْ صَحِیْحِہٖ ج ۱ ص ۸۷)

(۳) وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ اَبِیْ اُسَامَۃَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عَبْدِالْکَرِیْمِ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ عَقِیْلٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ وَھْبِ بْنِ مُنَبِّہٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْزِلُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَیَقُوْلُ اَمِیْرُھُمُ الْمَھْدِیُّ تَعَالَ صَلِّ لَنَا، اَلْحَدِیْثُ ذَکَرَہُ الشَّیْخُ ابْنُ الْقَیِّمِ فِی الْمَنَارِ الْمُنِیْفِ(۱۴۷) وَعَزَاہُ لِلْحَافِظِ ابْنِ اَبِیْ اُسَامَۃَ فِیْ مُسْنَدِہٖ وَقَالَ وَ ھٰذَا اِسْنَادٌ جَیِّدٌ.

اَقُوْلُ اَلْحَارِثُ بْنُ اَبِیْ اُسَامَۃَ ھُوَالْاِمَامُ الْحَافِظُ اَبُوْ مُحَمَّدِنِ الْحَارِثُ بْنُ مُحَمَّدِ اَبِیْ اُسَامَۃَ التَّمِیْمِیُّ الْبَغْدَادِیُّ صَاحِبُ الْمُسْنَدِ (اَلْمُتَوَفّٰی ۲۸۲ھ)(۱) وَ اَمَّا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عَبْدِالْکَرِیْمِ فَھُوَ اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عَبْدِالْکَرِیْمِ بْنِ مَعْقِلِ بْنِ مُنَبِّہٍ اَبُوْ ھِشَامٍ الصَّنْعَانِیُّ صَدُوْقٌ اَخْرَجَ لَہُ اَبُوْ دَاوٗدَ فِیْ سُنَنِہٖ وَ ابْنُ مَاجَۃَ فِیْ تَفْسِیْرِہٖ(۲) وَ اَمَّا اِبْرَاھِیْمُ فَھُوَابْنُ عَقِیْلِ بْنِ مَعْقِلٍ الصَّنْعَانِیُّ صَدُوْقٌ اَخْرَجَ لَہُ اَبُوْدَاوٗدَ(۳) وَ اَمَّا عَقِیْلُ

تشریح: مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نزول کے وقت جماعت کے ساتھ نماز ادا کریں گے اور امام خود عیسیٰ علیہ السلام نہیں ہوں گے، بلکہ اُمت کا ایک فرد یعنی خلیفہ مہدی ہوں گے چنانچہ حافظ ابن حجر بحوالہ مناقب الشافعی از امام ابوالحسین آبری لکھتے ہیں کہ اس بارے میں احادیث متواتر ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک نماز خلیفہ مہدی کی اقتداء میں ادا کریں گے۔

(فتح الباری ج ۶ ص ۴۹۳)

۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اتریں گے تو اُمت کا امیر مہدی ان سے عرض کرے گا آگے تشریف لائیے اور نماز پڑھائیے تو عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے تمہارا بعض بعض پر امیر ہے۔ اس فضیلت کی بنا پر جو اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کو مرحمت فرمائی ہے۔ (المنار المنیف ۱۴۷ بحوالہ مسند ابی اسامہ)

(۱) الرسالة المستطرفة ص ۵۶.
(۲) تقريب التهذيب ص ۸.
(۳) ايضا ص ۹۲.

فهوا بن معقل بن منبه اليماني ابن اخ وهب بن منبة صدوق اخرج له ابوداود(۱) و اما وهب فهو ابن منبه بن كامل اليماني ابوعبدالله الابناوي (بفتح الهمزة و سكون الموحدة بعده نون) ثقة اخرج له اصحاب الستة سوى ابن ماجة وهو اخرج له ايضا في تفسيره(۲) فالحاصل اسناد هذا الحديث جيد كما قال الشيخ ابن قيم وقد صرح فيه وصف الامير المذكور بانه المهدي فيكون هذا الحديث مفسرا للمراد بهذا الحديث الذي اورده البخاري و مسلم فتنبه.

(٤) وعن جابر رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج الدجال في خفة من الدين و ذكر الدجال ثم قال ثم ينزل عيسى ابن مريم عليه السلام فينادي من السحر فيقول يا ايها الناس مايمنعكم ان تخرجوا الى هذا الكذاب الخبيث فيقولون هذا رجل جني فينطلقون فاذاهم بعيسى ابن مريم عليه السلام فتقام الصلوة فيقال له تقدم ياروح الله فيقول ليتقدم امامكم فليصل بكم فاذا صلوا صلوة الصبح خرجوا اليه قال فحين يراه الكذاب ينماث كماينماث الملح في الماء

تشریح : اس حدیث میں امام کے بارے میں تصریح آگئی کہ وہ خلیفہ مہدی ہوں گے۔ لہٰذا بخاری شریف و مسلم شریف کی مذکورہ حدیث میں بھی امام اور امیر سے مراد خلیفہ مہدی ہی ہیں۔

۴ : حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا دین کے کمزور ہو جانے کی حالت میں دجّال نکلے گا اور دجّال سے متعلق تفصیلات بیان کرنے کے بعد فرمایا بعد ازاں عیسٰی ابن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اُتریں گے اور بوقت سحر (یعنی صبح صادق سے پہلے) آواز دیں گے کہ اے مسلمانو تمہیں اس جھوٹے خبیث سے مقابلہ کرنے میں کیا چیز مانع ہے؟ تو لوگ کہیں گے کہ یہ کوئی جنّات ہے۔ پھر آگے بڑھ کر دیکھیں گے تو اُنھیں عیسٰی علیہ السلام نظر آئیں گے۔ پھر نماز فجر کے لیے اقامت ہوگی تو ان کا امیر کہے گا اے روح اللہ امامت کے واسطے آگے تشریف لائیے حضرت عیسٰی علیہ السّلام فرمائیں گے۔ تمہارا امام ہی تمہیں نماز پڑھائے۔ جب لوگ نماز سے فارغ ہو جائیں گے تو (حضرت عیسٰی علیہ السّلام کی قیادت میں) دجّال سے مقابلہ کے لیے نکلیں گے۔ دجّال جب حضرت عیسٰی علیہ السّلام کو دیکھے گا تو (مارے خوف کے) نمک کے پگھلنے کی طرح پگھلنے لگے گا۔

(۱) ایضا ص ۳۹٦.
(۲) ایضا ص ٥٨٥.

(رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه. وقال الشيخ الذهبي في تلخيصه هو على شرط مسلم)(۱) ليتقدم امامكم فليصل بكم والامام حينئذ هوالمهدي كماجاء التصريح في الحديث رقم ٤٠ .

(٥) وعن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال تنعم امتي في زمن المهدي نعمة لم ينعموا قط ويرسل السماء عليهم مدرارا ولاتدع الارض شيئا من نباتها الا اخرجته اورده الهيثمي في مجمع الزوائد وقال اخرجه الطبراني في الاوسط ورجاله ثقات(۲) .

(٦) عن ابي امامة الباهلي رضي الله عنه مرفوعا فقالت ام شريك بنت ابي العكر يا رسول الله صلى الله عليه وسلم فاين العرب يومئذ؟ قال هم يومئذ قليل وجلهم

۵ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا مہدی کے زمانے میں میری اُمّت اس قدر خوشحال ہوگی کہ ایسی خوشحالی اسے کبھی نہ ملی ہوگی۔ آسمان سے (حسب ضرورت) بارش ہوگی اور زمین اپنی تمام پیداوار اگا دے گی۔ (مجمع الزوائد ج ۷، ص ۳۱۷)

۶ : حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے ایک طویل حدیث روایت کرتے ہیں جس میں ہے کہ ایک صحابیہ ام شریک بنتِ ابی العکر رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم عرب اس وقت کہاں ہوں گے۔ (مطلب یہ ہے کہ اہلِ عرب دین کی حمایت میں مقابلے کے لیے کیوں سامنے نہیں آئیں گے) تو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ عرب اس وقت کم ہوں گے اور ان میں بھی اکثر بیت المقدس (یعنی شام) میں ہوں گے اور ان کا امام و امیر ایک رجلِ صالح (مہدی) ہوگا۔ جس وقت ان کا امام نمازِ فجر کے لیے آگے بڑھے گا۔ اچانک عیسٰی ابنِ مریم علیہ السّلام اسی وقت (آسمان سے) اُتریں گے۔ امام پیچھے ہٹے گا تاکہ عیسٰی علیہ السّلام نماز پڑھائیں۔ عیسٰی علیہ السّلام امام کے مونڈھوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے آگے بڑھو اور نماز پڑھاؤ کیونکہ تمہارے ہی لیے اقامت کہی گئی ہے تو امام لوگوں کو نماز پڑھائے گا۔ (سنن ابنِ ماجہ ۳۰۷، ۳۰۸)

(۱) المستدرک ج ٤ ص ٥٣٠.
(۲) مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۱۷.

بيت المقدس و امامهم رجل صالح قد تقدم يصلي بهم الصبح اذ نزل عليهم ابن مريم الصبح فرجع ذلك الامام ينكص يمشي القهقرى ليتقدم عيسى ابن مريم يصلي بالناس فيضع عيسى يده بين كتفيه ثم يقول له تقدم فصل فانها لك اقيمت فيصلي بهم امامهم الحديث.

رواه الحافظ ابن ماجة القزويني و ذكره المحدث الكشميري في كتابه التصريح ص ۱۴۲ و عزاه الى ابن ماجة (۱) و قال اسناده قوي واما في الحديث و امامهم رجل صالح. فالمراد به المهدي كما جاء التصريح به في الحديث الذي مر سابقا تحت رقم (۱۱).

(۷) و عن عثمان بن ابي العاص رضي الله عنه مرفوعا وينزل عيسى عليه السلام عند صلوة الفجر فيقول له اميرهم ياروح الله تقدم صل فيقول هذه الامة امراء بعضهم على بعض فيتقدم اميرهم فيصلي. الحديث.

رواه الحاكم في المستدرك وصححه واورده الشيخ الهيثمي في مجمع الزوائد عن احمد و الطبراني ثم قال وفيه علي بن زيد وفيه ضعف وقد وثق و بقية رجالهما رجال الصحيح (۲)

(۸) وعن علي ابن ابي طالب رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تكون في آخر الزمان فتنة يحصل الناس فيها كما يحصل الذهب في المعدن فلا تسبوا

۷: حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عیسیٰ علیہ السلام نمازِ فجر کے وقت (آسمان سے) اتریں گے تو مسلمانوں کا امام ان سے عرض کرے گا۔ اے روح اللہ آگے تشریف لایئے، نماز پڑھایئے، تو عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے۔ اس امت کا بعض بعض پر امیر ہے تو مسلمانوں کا امیر آگے بڑھے گا اور نماز پڑھائے گا۔

(المستدرک ج ۴ ص ۴۷۸ و مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۴۲)

تشریح: عیسیٰ علیہ السلام اس دن کی نمازِ فجر اس وقت کے امام کی اقتداء میں ادا کریں گے۔ اس کے بعد پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی امامت کے فرائض انجام دیں گے جیسا کہ دیگر حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے۔

(۱) سنن ابن ماجه في حديث طويل ص۳۰۷، ۳۰۸.

(۲) المستدرك ج۴ ص ۴۷۸ ومجمع الزوائد ج۷ ص ۳۴۲.

اهل الشام ولكن سبوا شرارهم فان فيهم الابدال يوشك ان يرسل على اهل الشام سيب من السماء فيفرق جماعتهم حتى لو قاتلتهم الثعالب غلبتهم فعند ذلك يخرج خارج من اهل بيتي في ثلث رايات المكثر يقول هم خمسة عشر الفا والمقلل يقول اثنا عشر، اماراتهم امت امت يلقون سبع رايات تحت كل راية رجل يطلب الملك فيقتلهم الله جميعا ويرد الله الى المسلمين الفتهم ونعيمهم وقاصيهم و دانيهم.

قال الشيخ الهيثمي اخرجه الطبراني في الاوسط وفيه ابن لهيعة و هو لين وبقية رجاله ثقات ورواه الحاكم في المستدرك وقال صحيح الاسناد ولم يخرجاه و اقره الذهبي وفيه رواية ثم يظهر الهاشمي فيرد الله الناس الفتهم وليس في هذا الطريق ابن لهيعة وهو اسناد صحيح كما ذكر (۱).

۸: "حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر زمانہ میں فتنے برپا ہوں گے۔ ان فتنوں سے لوگ اس طرح چھنٹ جائیں گے جس طرح سونا کان سے چھانٹا جاتا ہے۔ (یعنی فتنوں کی کثرت و شدت کی وجہ سے پختہ مومن ہی ایمان پر ثابت رہیں گے۔) لہٰذا تم لوگ اہلِ شام کو برا بھلا مت کہو بلکہ ان میں جو برے لوگ ہیں ان کو برا بھلا کہو اس لیے کہ اہلِ شام میں اولیاء بھی ہیں۔ عنقریب اہلِ شام پر آسمان سے سیلاب آئے گا (یعنی آسمان سے موسلا دھار بارش ہوگی جو سیلاب کی شکل اختیار کرلے گی) جو ان کی جماعت کو غرق کر دے گا۔ (اس سیلاب کی بناء پر ان کی حالت اس قدر کمزور ہو جائے گی کہ) اگر ان پر لومڑی حملہ کر دے تو وہ بھی غالب ہو جائے گی۔ اسی (انتہائی فتنہ وضعف کے زمانہ میں) میرے اہلِ بیت سے ایک شخص (یعنی مہدی) تین جھنڈوں میں ظاہر ہوگا (یعنی ان کا لشکر تین جھنڈوں پر مشتمل ہوگا) اس کے لشکر کو زیادہ تعداد میں بتانے والے کہیں گے کہ ان کی تعداد پندرہ ہزار ہے اور کم بتانے والے اسے بارہ ہزار بتائیں گے۔ اس لشکر کا علامتی کلمہ امت امت ہوگا۔ (یعنی جنگ کے وقت اس لشکر کے سپاہی لفظ امت امت کہیں گے تاکہ ان کے ساتھی سمجھ جائیں کہ یہ ہمارا آدمی ہے: عام طور پر جنگوں کے موقع پر اس طرح کے الفاظ باہم طے کر لیے جاتے تھے۔ بطورِ خاص شب خون کے

(۱) مجمع الزوائد ج۷ ص ۳۱۷ و المستدرك ج۴ ص۵۵۳.

(٩) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الْمَهْدِيَّ فَقَالَ هُوَ حَقٌّ وَهُوَ مِنْ بَنِيْ فَاطِمَةَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ مِنْ طَرِيْقِ عَلِيِّ بْنِ نُفَيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَسَكَتَ وَأَيْضًا عَنْهُ الْإِمَامُ الذَّهَبِيُّ(١) وَ أَوْرَدَهُ النَّوَّابُ صِدِّيْقُ حَسَنْ خَانُ الْقَنُّوْجِيُّ فِي الْإِذَاعَةِ وَقَالَ صَحِيْحٌ(٢)

قَدْتَمَّ التَّعْلِيْقُ وَالتَّحْقِيْقُ وَالْاِسْتِدْرَاكُ بِعَوْنِ اللّٰهِ عَزَّاسْمُهُ عَلٰى يَدِالْعَاجِزِ حَبِيْبِ الرَّحْمٰنِ الْقَاسِمِيِّ فِي ١٢، رَبِيْعِ الثَّانِيْ ١٤١٤ھ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ أَوَّلاً وَآخِرًا وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ.

موقعوں پر اس اصطلاح کا استعمال اہم سمجھا جاتا تھا تاکہ لاعلمی میں اپنے آدمی کے ہاتھوں اپنا ہی آدمی نہ مارا جائے۔ ویسے امت امت کا معنی یہ ہے کہ اے اللہ دشمنوں کو موت دے یا اے مسلمانو! دشمنوں کو مارو) مسلمانوں کا یہ لشکر سات جھنڈوں پر مشتمل لشکر سے برسر مقابل ہوگا جس میں ہر جھنڈے کے تحت لڑنے والا سربراہ ملک وسلطنت کا طالب ہوگا۔ (یعنی یہ لوگ ملک وسلطنت حاصل کرنے کی غرض سے مسلمانوں سے جنگ کریں گے) اللہ تعالیٰ ان سب کو (مسلمانوں کے لشکر کے ہاتھوں) ہلاک کر دے گا (نیز اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی جانب ان کی باہمی یگانگت والفت، نعمت و آسودگی لوٹا دے گا اور ان کے قریب و دور کو جمع کر دے گا۔

(مجمع الزوائد ج ۷، ص ۳۱۷ المستدرک ج ۴ ص ۵۵۳)

۹ : ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مہدی کا ذکر کرتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا مہدی حق ہے۔ (یعنی ان کا ظہور برحق اور ثابت ہے) اور وہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوگا۔ (المستدرک ج ۴ ص ۵۵۷)

(١) المستدرك ج٤ ص ٥٥٧.

(٢) الاذاعة لما كان ويكون بين يدي الساعة ص ٦٠ مطبوعة الصديقي بريس ١٢٩٤ھ.